48

غلام احمد قادیانی
الہام ۱۳۰۱ء

إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ ۔ عَسٰى أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَحْمُودًا

نمبر ۸۳۵
رجسٹرڈ ایل

تار کا پتہ
الفضل قادیان

THE ALFAZL
QADIAN

الفضل

اخبار ہفتہ میں دوبار
فی پرچہ ایک آنہ
قادیان

ایڈیٹر
غلام نبی

قیمت سالانہ پیشگی ۶
ششماہی للعہ
سہ ماہی ۲

جماعت احمدیہ کا مسلمہ آرگن جسے (سنہ ۱۹۱۳ء میں) حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ نے اپنی ادارت میں جاری فرمایا

جلد ۱۳ | مورخہ ۶ اپریل سنہ ۱۹۲۶ء یوم سہ شنبہ مطابق ۲۱ رمضان سنہ ۱۳۴۴ھ | نمبر ۱۰۰

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مدینۃ المسیح

خدا تعالیٰ کے فضل و کرم کے ماتحت مجلس مشاورت کا جلسہ حسب معمول ہائی سکول کے ہال میں ۳ اپریل شروع ہوا۔ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ عین وقت مقررہ پر تشریف لاکر ۸ بجے کارروائی شروع فرمائی۔ تلاوت قرآن کریم اور دعا کے بعد حضور نے دو گھنٹے افتتاحی تقریر فرمائی۔ اور پھر صیغہ ہائے نظارت کو اپنے اپنے صیغہ جات کی رپورٹیں پڑھنے کا ارشاد فرمایا۔ ان کے بعد بعض سوالات کے جواب دیئے گئے۔ اور پھر سب کمیٹیاں بنائی گئیں۔ اس کے بعد نماز ظہر و عصر کے لئے جلسہ برخاست ہوا۔ اور پھر سب کمیٹیوں کے اجلاس ہوئے۔

خدا کے فضل سے اس سال نمائندگان جماعتہا اور وزیٹر اصحاب کی تعداد پہلے کی نسبت بہت زیادہ ہے۔ پہلے دن حسب ذیل تعداد نوٹ کی گئی۔ نمائندگان ۲۱۵۔ وزیٹر مقامی ۲۰۲۔ وزیٹر بیرونی ۱۱۵۔ جلسہ میں داخلہ بذریعہ ٹکٹ تھا۔ احمدیہ نمائش بھی منعقد

غیر مبائعین کی ستم رانیوں پر نالۂ نیم کش
نظم

(از مولوی محمد احمد صاحب مظہر بی اے۔ ایل ایل۔ بی۔ جالندہر)

حضرت واعظ کی ہمدم گرم بازاری بھی دیکھ
کینہ و بغض و حسد میں سر بسر ہے مشتعل
اُٹھ رہا ہے جوش میں ایڑی سے چوٹی تک ہوا
حق میں محبوب خدا کے اس قدر سبّ و شتم
ماجرائے یوسف و اخواں بھی سن لیکن ذرا
رفتہ رفتہ جذب ہوتا جر گۂ اغیار میں
حلقۂ احباب میں بدنامیاں نظارہ کر
ہاں تماشا کر ذرا تو ان کی ابن الوقتیاں
دیکھ تحریروں میں ہر جا گالیوں کا زور شور

طرۂ دستار کی پھر طرفہ طراری بھی دیکھ
یعنی مشتِ خاک میں کچھ فطرت ناری بھی دیکھ
ہاں ذرا کوہِ تحمل کی شرر باری بھی دیکھ
بے تہور یہ جسارت یہ دلآزاری بھی دیکھ
آج اپنی آنکھ سے یہ شانِ غداری بھی دیکھ
اور بظاہر ان کے مسلک سے یہ بیزاری بھی دیکھ
زمرۂ اغیار میں پھر ذلت و خواری بھی دیکھ
اور مجبوری و معذوری و لاچاری بھی دیکھ
اور تقریروں کی منبر پر دھواں دھاری بھی دیکھ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خدمتِ اسلام کا اللہ اکبر یہ خروش
آپ کا تقویٰ طہارت اور دینداری بھی دیکھ

واعظاں کیں جلوہ بر محراب و منبر مے کنند
چوں بخلوت میروند آں کار دیگر مے کنند

انتہائے ضبط خود اک صورتِ فریاد ہے
قصۂ عشق و وفا کی مختصر روداد ہے

آج مقتل میں کھلیں گے جوہرِ تیغِ جفا
سخت جاں ہم اور ادھر قاتل ستم ایجاد ہے

عشق ہوتا ہے زبانِ حال میں رنگیں بیاں
یعنی بسمل کی زباں خود خنجرِ جلاد ہے

ہے گلوگیرِ فغاں پاسِ وفا ناموسِ عشق
ورنہ دُودِ آہ ہے اور چرخِ بے بنیاد ہے

سطوت و شوکت کسی کی سُرمۂ آواز ہے
دل ہم آہنگِ نوائے ہر چہ بادا باد ہے

طائرانِ آسماں پرواز یاں پر قینچ ہیں
رخصتِ شیون نہیں ۔ فریاد ہے فریاد ہے

یاں عناں گیرِ فرس ہیں شہسوارانِ جہاں
ہر قدم پر بیخ پا واں توسنِ بیداد ہے

یاں ہر اک آزادہ رَو ہے مثلِ سروِ پا بگِل
واں جو ہے پابندیٔ اخلاق سے آزاد ہے

لغزشیں آویزشیں یا کاوشیں اور رنجشیں
دل میں کینہ ہے بھرا سینہ حسد آباد ہے

ہر قدم پر روک ٹوک اور ہر گھڑی ہے نوک جھوک
طبعِ روشن کی خدا جانے یہ کیا اُفتاد ہے

تہمتیں ہیں ناروا حملے ہیں یا الزام ہیں
بس یہی لے دے کے اب سرمایۂ حُسّاد ہے

وار خالی چل گئے اک تیر ترکش میں نہیں
رحم کے قابل الٰہی حالتِ صیاد ہے

سنگ باری کر رہے ہیں شیش محلوں کے مکیں
ساعدِ سیمیں حریفِ پنجۂ فولاد ہے

داستانِ ماسبق فرصت میں سُن لینا کبھی
ابتدا سے انتہا تک ہم کو از بر یاد ہے

مشکلے دارم ز دانشمندِ مجلس باز پرس
توبہ فرمایاں چرا خود توبہ کمتر مے کنند

اخبار احمدیہ

کسی کارکن کا نام نہ لکھیں بعض دوست ناظر صاحبان یا افسران کے نام سے خطوط بھیج دیتے ہیں وہ خطوط ان کے پرائیویٹ سمجھے جاتے ہیں۔ اور کارکنان دفاتر انہیں نہیں کھولتے۔ اگر افسر مذکور باہر دورہ پر ہوتا ہے۔ تو جواب میں دیر ہو جاتی ہے۔ اور کاموں میں بھی حرج ہوتا ہے۔ جس سے شکایات کا دروازہ کھلتا ہے۔ کہ جواب دیر سے ملتا ہے۔ اس لئے میں اس اعلان کے ذریعہ تمام احمدیہ جماعتوں سے درخواست کرتا ہوں کہ جو خط کسی دفتر کے متعلق ہو۔ اس پر کسی ناظر یا افسر کا نام نہ لکھا جائے۔ بلکہ صرف عہدہ لکھا جائے۔ نام اور عہدہ ملا کر لکھنے سے بھی خطوط ذاتی سمجھے جاتے ہیں۔ اس لئے نام اسی حالت میں لکھا جائے۔ جبکہ واقعی خط ذاتی ہو۔ دفتری نہ ہو۔

ذوالفقار علی خان قائمقام ناظر اعلیٰ

عازم حج مطلع فرمائیں اس سال جو احمدی احباب حج کے لئے جانا چاہتے ہوں وہ بہت جلد اپنے نام و پتہ سے مطلع فرمائیں۔ اور یہ بھی لکھیں کہ کس تاریخ روانہ ہو کر بمبئی پہنچیں گے۔ تا سب حج کرنیوالے احمدیوں کو ایک دوسرے کے نام و پتہ سے اطلاع دی جائے۔ اور بمبئی سے اکٹھے روانہ ہوں۔ محمد سعید صاحب پسر سیٹھ ابوبکر صاحب بمبئی غالباً ہفتہ کے اندر اندر جدہ روانہ ہونگے۔ ناظر امور عامہ قادیان

رعایت سہ ماہی احمدی رسالہ یونی ورسل پیس جس کی قیمت پہلے ہی بہت تھوڑی ہے۔ یعنی ایک روپیہ سالانہ اب اس کے ایڈیٹر نے طلباء کے واسطے صرف بارہ آنہ سالانہ کر دی ہے۔ انگریزی خوانوں کے درمیان تقسیم کرنے کے واسطے بہت اچھا رسالہ ہے۔ ملنے کا پتہ جو انگریزی میں لکھنا چاہیئے۔ یہ ہے:۔

Universal peace
Box 624 Rangoon
Burma

خادم محمد صادق عفا اللہ عنہ

آگرہ میں احمدی وکیل کی ضرورت سانڈھن کے احمدی احباب متفقہ درخواست کرتے ہیں۔ اگر ایک احمدی وکیل آگرہ میں آ کر پریکٹس کریں۔ تو انشاء اللہ کام کثرت سے ملے گا۔ اگر کام نہ ملے۔ تو ہم ذمہ دار ہیں۔ مگر ایک دفعہ ایک وکیل ضرور آگرہ میں مقرر ہونا چاہیئے۔ جو کہ وقتاً فوقتاً ہمیں مشورہ دیتا رہے۔ اور ہمارے مقدمات میں مدد دے سکے ناظر دعوۃ و تبلیغ

تلاش ایک احمدی دوست جن کا نام مولوی غلام علی صاحب ہے۔ اور سانڈھن ضلع آگرہ کے ملکانہ احمدیہ مدرسہ میں غالباً تین ماہ مدرس رہے ہیں۔ خط و کتابت کرنے کے لئے ان کے ایڈریس کی ضرورت ہے۔ اگر کسی صاحب کو ان کا پتہ ہو۔ تو ذیل کے پتہ پر اطلاع بخشیں۔ یا مولوی صاحب موصوف خود ہی اس پتہ پر اپنے پتہ سے اطلاع بخشیں۔

قریشی محمد حنیف احمدی نائب امیر دفتر سانڈھن ضلع آگرہ۔ ڈاکخانہ اچھنیرہ

ولادت احباب کو معلوم ہے۔ کہ میری ایک دختر کا نکاح خان عبدالرحیم خان صاحب پٹھان حصاری گڑھی حبیب اللہ خان سے ہوا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے انکو موہبت خاص سے ۱۳ر مارچ کو لڑکا عطا فرمایا ہے۔ انکی درازیٔ عمر و اقبال و تدین کے لئے دعا فرمائیں۔

سیّد محمد سرور شاہ ۔ قادیان

(۲) خدا تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم اور حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کی دعاؤں کی برکت سے ۱۳ر مارچ کو مجھے فرزند عطا فرمایا ہے۔ حضرت صاحب نے اس کا نام منیر احمد رکھا۔ احباب دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ مولود مسعود کو درازی عمر عطا فرمائے۔ اور خادم دین بننے کی توفیق دے۔

خاکسار سید رشید احمد۔ سب اسسٹنٹ سرجن۔ حال وارد قادیان

شکریہ میرا لڑکا عزیز نعمت اللہ خان اب خدا تعالیٰ کے فضل سے تندرست ہے۔ احباب کی دعاؤں کا شکریہ۔ نیز عرض ہے کہ اس کا چھوٹا بھائی نعیم اللہ خان اب اسی بیماری سے آٹھ روز سے بیمار پڑا ہے۔ براہ کرم اس کے واسطے دعا فرمائیں۔ خاکسار محمد عالم رخصتی فرلیف

دعائے مغفرت میری اہلیہ مسماۃ رحمت بی بی تقریباً چار ماہ بیمار رہ کر ۲۷۔۲۸ مارچ کی درمیانی رات فوت ہو گئی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الفضل
یوم سہ شنبہ قادیان دارالامان ۔ ۶ر اپریل ۱۹۲۶ء

"مذہبی سوراجیہ"
حصولِ اقتدار کے لئے علماء کی ایک نئی کوشش

یہ خوشی کی بات ہے۔ کہ ہندوستان کے ان لوگوں نے جو اپنے آپ کو "علما" کے لقب سے ملقب کرتے ہیں۔ اور مسلمانوں کی دینی اور دنیوی راہ نمائی کے دعویدار ہیں۔ گاندھی جی کی راہ نمائی میں ملکی سوراجیہ حاصل کرنے کی کوشش کے ساتھ ساتھ "مذہبی سوراجیہ" کے لئے بھی سعی شروع کر دی ہے۔ اور اس کی داغ بیل جمعیۃ العلماء کے تازہ اجلاس منعقدہ کلکتہ میں ڈالی گئی ہے جہاں علماء نے اور بڑے بڑے معرکۃ الآراء مسائل کے حل کرنے کے لئے اپنی بہترین قابلیت کا ثبوت دیا ہے۔ وہاں مسلمانوں کے بعض مذہبی امور مثلاً "طلاق و نکاح وراثت و اوقاف" کو کلیتہً اپنے ہاتھ میں لے لینے اور ان کے متعلق خود فیصلہ کرنے کا اعلان کر دیا ہے۔ اگرچہ یہ بات تعجب انگیز ہے۔ کہ جب علماء کرام "مذہبی سوراجیہ" حاصل کرنے پر آمادہ اور تیار ہی ہو گئے تھے۔ اور مسلمانوں کے مذہبی معاملات کی سرانجام دہی اپنے مقدس ہاتھوں کے سوا اور کسی طرح جائز نہ سمجھتے تھے۔ تو پھر انہوں نے صرف نکاح و طلاق اور وراثت و اوقاف کو ہی اپنے قبضہ میں لانے کا کیوں اعلان کیا۔ اور کیوں تمام ان معاملات پر قابض نہ ہو گئے۔ جو مسلمانوں کے ساتھ تعلق رکھتے ہیں۔ اس کی وجہ شاید یہ ہو۔ کہ اور امور کو نکاح و طلاق اور وراثت و اوقاف کا سا منفعت بخش نہ سمجھا گیا ہو۔ بہر حال کچھ ہو۔ یہ خوشی کی بات ہے کہ علماء کو کچھ نہ کچھ مذہبی امور کی سرانجام دہی کی طرف توجہ تو پیدا ہوئی۔ خواہ کسی طرح اور کسی وجہ سے بھی پیدا ہوئی۔

چنانچہ جمعیۃ العلماء نے اس بارے میں جو تجویز پاس کی ہے۔ وہ یہ ہے:-

"جمعیۃ علماء ہند کا یہ اجلاس ان مشکلات اور صعوبات کو پیش نظر رکھتے ہوئے جو نااہل خاوندوں کی جانب سے حقوق زوجیت ادا نہ کرنے کے سلسلے میں عورتوں کو پیش آتی ہیں۔ اور جن کی وجہ سے عورتیں معلقہ جیسی بنکر بہت سی مصیبتوں میں مبتلا ہو جاتی ہیں یا انکی مصائب و ہلاکت کی نذر ہو جاتی ہے۔ بلکہ بعض اوقات مرتد ہونے تک نوبت پہنچ جاتی ہے۔ تجویز کرتا ہے:-

(ا) کہ اگرچہ ان مشکلات کا صحیح حل محکمہ جات قضاء کے قیام سے ہی ممکن ہے۔ لیکن جب تک محکمہ جات قضا قائم نہ ہوں اسوقت تک کے لیئے یہ صورت اختیار کی جا سکتی ہے۔ کہ شہروں اور قصبوں کے مسلمان جمع ہو کر عامہ مسلمین کے جلسے میں کسی معتمد اور متدین عالم کو ایسے معاملات میں نکاح طلاق و تاجیل کے فیصلوں کے لئے اپنا قاضی مقرر کر لیں یہ قاضی عامہ مسلمین کی جانب سے شرعی فیصلہ کرنے کا شرعاً مجاز ہو جائے گا۔

(ب) مگر ضمن الف پر عمل کرنے کے لئے ضروری ہے کہ جس شہر اور قصبے کے مسلمان مقامی ضرورتوں کو پوری طرح محسوس کریں۔ وہ جمعیۃ العلماء سے درخواست کریں کہ ان کو اس امر کی اجازت دی جائے۔ جمعیۃ علماء کی مجلس عاملہ اس درخواست پر غور کرے۔ اور اگر اس کی رائے میں اس جگہ کی فضا اس کے مناسب ہو تو اجازت دے۔ اور تحریری اجازت موصول ہو جانے کے بعد وہاں کے مسلمان نصب قاضی کی کارروائی کریں۔

(ج) ضمن ا اور ب کے عمل میں آجانے کے بعد جو قاضی مقرر ہو اُسے لازم ہو گا کہ وہ مقدمات دائرہ کے متعلق قواعد شرعیہ متعلقہ قضا کی پوری پابندی کرے اور تحقیقات کاملہ کے بعد شہادت یا اقرار یا یمین و نکول کے موافق حکم صادر کرے۔

اس کے ساتھ ہی دوسری تجویز یہ پاس کی گئی ہے:-

"ہندوستان میں شریعت اسلامی کے مطابق محاکم قضا کا قیام جن میں مسلمانوں کے طلاق و نکاح۔ وراثت و اوقاف وغیرہ کے مذہبی مسائل مسلمان قاضیوں کے ذریعہ سے طے کئے جائیں۔ مسلمانوں کا مذہبی حق ہے۔ اور حکومت انگریزی اب تک یہ حق غصب کرتی رہی ہے۔ لہذا حکومت کا فرض ہے کہ یہ مذہبی حق مسلمانوں کو واپس دے۔ اور یہ جلسہ مسلمانوں سے اپیل کرتا ہے۔ کہ وہ اس کے قیام کی جدوجہد کریں۔"

جن مسائل کا ان تجاویز میں ذکر کیا ہے ان کا فیصلہ اول تو انگریزی عدالتیں شریعت اسلامیہ کے مطابق کرتی ہی نہیں۔ اور اگر کریں بھی تو علماء کے نزدیک اس فیصلہ سے فائدہ اٹھانا کسی مسلمان کے لئے جائز نہیں۔ چنانچہ معلقہ عورت کی خاوند سے تفریق کرانے کے مسئلہ کو بطور مثال پیش کرتے ہوئے جمعیۃ العلماء کا اخبار "الجمعیۃ" (۲۶ر مارچ) لکھتا ہے:-

"اگر موجودہ حکومت کا قانون ان کے ناقابل اصلاح تعلقات کو منقطع کرنے کی کوشش کرے۔ تو وہ اسلامی شریعت کی رو سے قطعاً ناجائز ہوگی۔ اسکی تفریق شریعت کے حقوق میں صریح مداخلت ہو گی۔ اس کو شرعاً کوئی اعتبار حاصل نہ ہو گا۔ اور اس تفریق سے فائدہ اٹھانا کسی مسلمان کے لئے جائز نہ ہو گا۔ یہ اختیارات صرف قاضی شرع کیلئے مخصوص ہیں۔ وہی نکاحوں کو فسخ کر سکتا ہے وہی زن و شوہر کے درمیان تفریق کرا سکتا ہے۔ اور اسی کا منصب ہے کہ اس قسم کی معلقہ عورتوں کو نکاح ثانی کی اجازت دے۔ اس منصب میں کسی غیر شرعی اور غیر اسلامی حاکم کی مداخلت کسی حال میں بھی برداشت نہیں کیجا سکتی۔"

اس سے صاف ظاہر ہے کہ اگر انگریزی عدالتیں ان امور کا فیصلہ عین شرع اسلام کے مطابق بھی کریں۔ تو بھی علماء کرام ان کے فیصلوں کو ہر صورت ناجائز سمجھتے اور اس پر عمل کرنے کو گناہ قرار دیتے ہیں۔ بلکہ اسے شریعت کے حقوق میں صریح مداخلت بتاتے ہیں۔ اگر اس کا یہ مطلب نہیں۔ کہ علماء مسلمانوں کی ان مصائب اور تکالیف کو دور کرنا نہیں چاہتے۔ جو انہیں طلاق و نکاح کے معاملات میں پیش آ رہی ہیں۔ بلکہ وہ ان امور کو اپنے ہاتھ میں لیکر خود مسلمانوں کا خون چوسنا چاہتے۔ اور انہیں اپنی نفسانی خواہشات کی سیری کا ذریعہ بنانے کے متمنی ہیں۔ تو بتایا جائے۔ جبکہ ان امور کا تصفیہ نہ علماء کے اختیار میں ہے۔ اور نہ امید کی جا سکتی ہے کہ گورنمنٹ ایسے لوگوں کے ہاتھوں مسلمانوں کی بربادی اور تباہی کی تکمیل پسند کرے۔ تو سوائے اس کے کیا کہا جا سکتا ہے۔ کہ علماء محض اپنے اثر اور رسوخ کی خاطر مسلمانوں کو ان مصائب اور تکالیف میں مبتلا رکھنا چاہتے ہیں۔ جن کا نتیجہ انہی کے الفاظ میں یہ نکل چکا ہے کہ:-

"ہزار ہا خاندان محض اس ایک مصیبت کی بدولت تباہ ہو چکے ہیں لاکھوں معصوم جانیں اسکی نذر ہو چکی ہیں اور انہیں بے اندازہ مالی نقصانات برداشت کرنے پڑے ہیں۔" (الجمعیۃ ۲۶ر مارچ ۱۹۲۶ء)

اور جن کا ذکر ایڈیٹر صاحب "الامان" نے اپنی اس تقریر میں جو مندرجہ بالا تجویز پیش کرتے ہوئے انہوں نے کی اس طرح کیا ہے:-

"صدہا شریف زادیاں اسلئے مرتد ہو چکی ہیں کہ انکی نااہل شوہروں سے موافقت نہ تھی اور وہ انہیں طلاق نہ دیتے تھے۔ نیز کوئی قاضی مقرر نہ تھا کہ انہیں تفریق کرا دیتا۔ بہت سی خواتین زہر کھا کر مر گئیں۔ ہزار ہا نے اپنی تمام زندگی کو تباہ کر لیا۔ صدہا وقف خود غرض لوگوں نے ہضم کر لئے۔ صدہا خاندان اپنے واجبی ضروری حقوق سے محروم ہو گئے۔" (الامان ۳ر مارچ ۱۹۲۶ء)

یہ سب کچھ صحیح۔ مگر کیا علماء کا یہ کہنا کہ جب تک گورنمنٹ مسلمانوں کے سیاہ و سفید کا مالک انکو نہ بنا دے اور نکاح و طلاق اور وراثت و اوقاف کے معاملات کلیتہً ان کے سپرد نہ کر دے۔ جن کا نہ کوئی نگران ہو اور نہ کوئی محاسبہ کرنیوالا۔ اسوقت تک اگر انگریزی عدالتیں اسی طریق پر فیصلہ کریں جو ان علماء کے نزدیک بھی درست ہو۔ تو بھی مسلمانوں کو ایسے فیصلوں پر عمل کر کے ان مصائب اور مشکلات سے نہ نکلنا چاہیئے یہ علماء کا خود غرضی اور نفس پرستی پر مسلمانوں کو قربان کرنا نہیں گویا ان کا مطلب یہ ہے کہ جب تک علماء کو گورنمنٹ مسلمانوں پر پورا پورا اقتدار نہ دیدے اسوقت تک ان کو مصائب اور مشکلات میں مبتلا رہنا چاہیئے۔ اور اگر گورنمنٹ ان مصائب کو دور کرنے کیلئے تیار ہو تو مسلمانوں کو یہ کہکر انکار کر دینا چاہیئے کہ گورنمنٹ کا ہمارے مصائب دور کرنا تو ہمارے شرعی حقوق میں مداخلت ہے۔ اسے ہم کس طرح گوارا کر سکتے ہیں۔ کیا صحیح الدماغ انسان مسلمانوں کی اس پوزیشن کو قرین عقل قرار دے سکتا ہے جو علماء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تقاضائے دانش تو یہ ہے۔ کہ گورنمنٹ سے یہ مطالبہ کیا جائے۔ کہ مسلمانوں کے مذہبی معاملات کا تصفیہ شرعی قوانین کے رُو سے کرائے۔ اور اس کے لئے مسلمان جج اور قاضی مقرر کرے۔ جو شریع اسلام کے مطابق فیصلے دیں۔ لیکن مشکل یہ ہے۔ کہ اس طرح ایک فرقہ علماء کے ہاتھ میں کچھ نہیں آئے گا۔ دوسرے خود ان علماء کا شرعی معاملات میں اس قدر اختلاف ہے۔ کہ اس کے ہوتے ہوئے علماء کے ذریعہ کسی قانون کا مرتب ہونا سخت دشوار ہے۔ مثلاً اس قسم کی معلقہ عورت جسے اس کا خاوند چھوڑ کر عدم پتہ ہو جائے۔ اور اس کے نان ونفقہ کا کوئی انتظام نہ کرے۔ اس کے متعلق ہندوستان کے علماء کا ایک گروہ یہ فتویٰ دیتا ہے۔ جو امرتسر کے اخبار "الفقیہ" نے اپنے تازہ پرچہ (۲۱ر مارچ ۱۹۲۶ء) میں بایں الفاظ شائع کیا ہے:-

"زوجہ مفقود الخبر کو ستر سال تک اپنے شوہر کا انتظار کرنے کے بعد نکاح ثانی کرنا چاہیئے۔ اگر ستر سال کے اندر کسی دوسرے سے نکاح کریگی۔ تو نہ ہوگا۔ حرام وزنا ہوگا"

پھر اسی پرچہ میں زیادہ تشریح کرتے ہوئے لکھا ہے:-

"مذہب حنفی میں زوجہ مفقود الخبر کو چار برس بعد نکاح ثانی کرنا جائز نہیں۔ تاوقتیکہ اس کے شوہر کے ہم عمر لوگ نہ مر جائیں۔ اور اس کا اندازہ ستر سال سے ایک سو دس تک کیا گیا ہے"

اب سوال یہ ہے۔ کہ جن لوگوں کا معلقہ عورت کے متعلق یہ عقیدہ ہو۔ اور اسے وہ شرع اسلام کے مطابق قرار دیتے ہوں۔ ان کے سپرد اگر نکاح وطلاق کے معاملات کر دیئے جائیں تو وہ ایسی عورتوں کے مصائب دور کرنے کیلئے کیا کرینگے؟

یہ تو صرف ایک مثال پیش کی گئی ہے۔ ورنہ کوئی معاملہ ایسا نہیں۔ جس میں سارے کے سارے علماء متفق ہوں۔ ایسی حالت میں حکومت کن علماء کے سپرد مسلمانوں کے مذہبی معاملات کر سکتی ہے۔

ہمارے نزدیک "جمعیۃ العلماء" نے "مذہبی سوراجیہ" حاصل کرنے کا جو عجیب مشغلہ نکالا ہے۔ اس کا حصول ملکی سوراجیہ سے بھی زیادہ ناممکن ہے۔ کیونکہ اگر اہل ہند کو ہندوستان کی حکومت حاصل ہو جائے۔ تو بھی ناممکن ہے۔ کہ مسلمان اپنے معاملات کا تصفیہ آج کل کے علماء پر چھوڑ سکیں۔ کیا ترکوں کی مثال سامنے نہیں ہے۔ انہوں نے جمہوریت قائم کر کے جو حیثیت علماء کو دی ہے اتنی بھی ہندوستان میں علماء کو حاصل ہو جائے تو غنیمت ہے۔ وجہ یہ کہ علماء کہلانے والے ہر جگہ مسلمانوں کی تباہی اور بربادی کا باعث بن رہے ہیں۔ اور ان سے خیر اور بھلائی کی توقع بالکل فضول ہے یہی حالت ہندوستان میں ہے۔

ہندوؤں کی چھوت چھات اور "پرکاش"

کچھ دن ہوئے ہم نے ایک مضمون میں سب مسلمانوں کو عموماً اور اپنی جماعت کو خصوصاً اس امر کی طرف توجہ دلائی تھی۔ کہ ہندو جبکہ مسلمانوں کو ناپاک قرار دے کر اتنا بھی گوارا نہیں کر سکتے کہ ان کا ہاتھ کسی کھانے پینے کی چیز کو چھو جائے تو مسلمانوں کو بھی چاہیئے۔ کہ ہندوؤں کی بنائی ہوئی خوردنی اشیاء استعمال نہ کیا کریں۔ کیونکہ ایک تو غیرت اور انسانیت کا یہی تقاضا ہے۔ اور دوسرے یہ کہ ہندو حلوائی وغیرہ اپنی ظاہری غلاظت کے علاوہ اسلام کے نزدیک حرام گوشت کھانے اور سوئر کا گوشت استعمال کرنے کی وجہ سے بھی اس قابل ہیں کہ مسلمان ان کی تیار کردہ چیز کو ہاتھ بھی نہ لگائیں۔ چہ جائیکہ اسے کھائیں۔

اس تحریک کے خلاف چونکہ آریہ اخبار پرکاش کوئی معقول اعتراض نہیں کر سکا۔ اس لئے وہ اپنے کسی گمنام نامہ نگار کے حوالہ سے لکھتا ہے۔ کہ امام جماعت احمدیہ جب کبھی پٹھانکوٹ تشریف لے جاتے ہیں۔ تو ہندو حلوائی کی دوکان سے پوریاں بنوا کر استعمال کرتے ہیں۔ ایسی حالت میں وہ اپنے مریدوں کو ہندوؤں سے کھانے پینے کی چیزیں لینے سے کیوں منع کرتے ہیں۔

لیکن یہ بالکل غلط ہے۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے اس وقت سے لے کر جبکہ آپ نے اپنی جماعت کو یہ حکم فرمایا ہے۔ کبھی کسی ہندو کی بنائی ہوئی خوردنی چیز استعمال فرمائی ہو۔ پٹھانکوٹ کی طرف کے سفروں میں حضور کئی دفعہ بھوکے رہے۔ مگر کسی ہندو کی دوکان سے کوئی چیز خریدنا پسند نہ فرمایا۔ پس نامہ نگار پرکاش کا یہ بیان بالکل غلط ہے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالےٰ قطعاً ہندوؤں کے ہاں کی خوردنی اشیاء استعمال نہیں فرماتے۔ اور نہ صرف خود استعمال نہیں فرماتے۔ بلکہ اپنے کم سن بچوں کو بھی اس کی اجازت نہیں دیتے۔ ہماری جماعت کے لوگوں کو بھی چاہیئے کہ حضور کے اس عمل کی پوری پوری تقلید کریں۔ اور بچوں تک کو ہندوؤں کی اشیاء کھانے سے روکیں۔

قتل مرتد اور ہندو

ہندوستان میں اشاعت اسلام کی جو وجہ ڈاکٹر مونجے صدر مجلس استقبالیہ آل انڈیا شدھی سمیلن دہلی نے اپنی تقریر میں بیان کی ہے اسے ان مولویوں کو جو قتل مرتد کے حامی ہیں۔ ذرا غور اور توجہ سے پڑھنا چاہیئے۔ اور پھر بتانا چاہیئے کہ ایسی حالت میں مخالفین اسلام اپنے اس خیال میں سچے ہیں۔ یا نہیں۔ کہ اسلام کی اشاعت صداقت کی وجہ سے نہیں ہوئی بلکہ تلوار کے زور سے ہوئی ہے۔ ڈاکٹر مونجے نے کہا:-

"جب ہندوستان میں اسلامی سلطنت مضبوط جڑھیں پکڑ گئی۔ تو مسلمان شہنشاہوں نے قتل مرتد کا حکم جاری کر دیا۔ اس کا مطلب یہ تھا۔ کہ مسلمان ہو کر پھر ہندوؤں میں ملنے والا قتل کر دیا جائے۔ بے کس و بے بس ہندو اس حکم کی خلاف ورزی کی تاب نہ لا سکے" (تنظیم ۲۳ر مارچ)

ڈاکٹر مونجے کوئی معمولی آدمی نہیں۔ ہندوؤں کے مشہور لیڈر ہیں۔ اور انہوں نے اس بات کا اظہار ہندوؤں کے بہت بڑے مجمع میں کیا ہے۔ جب ہندو لیڈروں کا مسلمانوں کے متعلق یہ خیال ہو۔ تو کیا کبھی ممکن ہے۔ کہ وہ مسلمانوں کو پنپنے دینگے۔ اور ان کے خلاف جو کچھ ان سے ممکن ہوگا۔ وہ نہ کرینگے۔

افسوس قتل مرتد کے حامی علماء نے نہ صرف اپنے اس غلط عقیدہ کی وجہ سے اسلام کو سخت بدنام کیا ہے۔ بلکہ مسلمانوں کے رستہ میں بھی ایسے کانٹے بو دیئے ہیں۔ جن کا دور کرنا کوئی آسان کام نہیں ہے۔

کونسلوں کا آئندہ انتخاب

ہندوستان کے پانسو علماء کے متفقہ فتویٰ کی جیسی مٹی پلید ہوئی ہے۔ ایسی شاید ہی آج تک ان علماء کی کسی اور تحریر کی ہوئی ہو گی۔ اس فتویٰ کو جو ترک موالات کے عروج کے زمانہ میں گھڑا گیا۔ علماء نے آیات قرآنی اور احادیث نبوی سے مزین کیا تھا۔ اور اس کی خلاف ورزی کرنے والوں کو خارج از اسلام قرار دیا تھا۔ اس میں بیان کیا گیا تھا۔ کہ انگریزی گورنمنٹ سے کسی قسم کا تعلق رکھنا۔ اس کی ملازمت کرنا۔ اس کی کونسلوں میں جانا وغیرہ حرام اور قطعی حرام ہے۔ کسی مومن کیلئے ہرگز جائز نہیں کہ گورنمنٹ کی ملازمت کرے یا کونسلوں میں شریک ہو۔

گورنمنٹ کی ملازمت سے روکنے اور فوج و پولیس کی ملازمت ترک کر دینے کی تلقین کرنے کا جادو تو اسی وقت اتر گیا۔ جب گورنمنٹ نے اس فتویٰ کو ضبط کر لیا۔ اور کچھ لوگوں کو جیلخانوں میں بھجدیا۔ لیکن کونسلوں میں داخلہ کو پھر بھی ناجائز ہی سمجھا گیا۔ گو اس کی بھی ان لوگوں نے کوئی پروا نہ کی۔ جو کونسلوں میں داخل ہو سکتے تھے تاہم مرکزی خلافت کمیٹی ذہنی اور خیالی طور پر اس فتویٰ پر قائم تھی۔ اب معلوم ہوتا ہے۔ یہ بھی ممکن نہیں رہا۔ اور خود خلافت کمیٹی کونسلوں میں داخلہ کو جائز قرار دینے والی ہے خلافت کمیٹی کے گذشتہ اجلاس دہلی میں یہ تجویز پاس ہوتے ہوتے بمشکل رکی اور چند دنوں کیلئے التواء میں ڈال دی گئی۔ اب کونسلوں میں جانے کے حامی خلافتی زور شور سے تیاری کر رہے ہیں۔ کہ یہ تجویز پاس ہو جائے۔ عملی طور پر اس کے پاس ہونے میں تو پہلے بھی کوئی شبہ نہیں۔ خلافت کمیٹی کی بیجا ضد ہوگی۔ اگر وہ اس کے اقرار کرنے سے اب بھی پہلو تہی کرے۔ اب تو پانسو علماء کے فتویٰ کا دنیا میں نام و نشان بھی نہیں رہا [illegible] خلافت کمیٹی [illegible]

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خطبہ جمعہ

برکات رمضان المبارک سے استفادہ

از حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہٖ

فرمودہ ۲۶ر مارچ ۱۹۲۶ء

سُورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا۔

یہ مہینہ جو گذر رہا ہے۔ وہ ہے۔ جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو حکم دیا ہے۔ کہ اگر کوئی عذر ایسا نہ ہو۔ جس کو شریعت نے عذر قرار دیا ہے۔ تو وہ خدا کے

قرب اور رضا جوئی

کے لئے پَو پھٹنے سے لے کر سورج ڈوبنے تک کھانے پینے اور تعلقات مرد و زن سے بالکل مجتنب ہیں۔ اس وجہ سے یہ وہ مہینہ ہے۔ جس میں انسان بہت سی حالتوں میں خدا تعالیٰ کے مشابہ ہونے کی کوشش کرتا ہے۔ یہ خدا تعالیٰ کی صفت ہے۔ کہ وہ کھاتا پیتا نہیں۔ یہ خدا تعالیٰ کی صفت ہے کہ وہ دوسرے جوڑے کا محتاج نہیں۔ بندہ بھی رمضان کے دنوں میں خدا تعالیٰ کے رنگ کو جس حد تک کہ انسان کے اختیار میں ہے۔ اختیار کرتا ہے۔ اور باوجود اس کے کہ وہ کھانے کا محتاج ہوتا ہے کھانا چھوڑ دیتا ہے باوجود اس کے کہ پینے کا محتاج ہوتا ہے پینا چھوڑ دیتا ہے۔ باوجود اس کے کہ بقائے نسل کے لئے دوسری جنس کی طرف مائل ہونے کا محتاج ہوتا ہے۔ مگر اس سے اجتناب کرتا ہے پس اس طرح وہ رمضان کے دنوں میں

خدا تعالےٰ کا مظہر

بننے کی کوشش کرتا ہے۔ ان معنوں میں نہیں۔ کہ خدا تعالیٰ کا مدمقابل بن جائے۔ بلکہ اس طرح جس طرح ہر محبت کرنے والا انسان اپنے محبوب کی شکل اختیار کرنے کی کوشش کرتا ہے یہ مشابہت برابری کی نہیں ہوتی۔ بلکہ غلامی کی ہوتی ہے جیسا کہ ہر ایک غلام کا فرض ہے۔ کہ اپنے آقا کے قدم بقدم چلے اور اس پر کوئی یہ نہیں کہتا کہ وہ اپنے آقا کی نقل کرتا ہے اسی طرح

خدا تعالیٰ کی مشابہت

اختیار کرنے والا ہوتا ہے۔ ہمیشہ سزا کا مستحق وہی ہوتا ہے جو کسی کی نقل کے طور پر کوئی کام کرتا ہے۔ ایک غلام جو اپنے آقا کے پیچھے پیچھے چلتا ہے۔ وہ نقال نہیں ہوتا۔ کیونکہ اس کا فرض ہے۔ کہ پیچھے چلے۔ اسی روح اور نیت سے بندہ رمضان میں وہ رنگ اختیار کرتا ہے۔ جس سے

الوہیت کے سمجھنے کی طاقت

اُسے حاصل ہوتی ہے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ اور اعمال کی تو مختلف جزائیں ہیں۔ مگر

روزے کی جزا خود خدا تعالیٰ ہے

اس کا یہی مطلب ہے۔ کہ ان دنوں خدا تعالےٰ کی مشابہت انسان اختیار کرتا ہے۔ غرور اور تکبر سے نہیں۔ بلکہ خدا تعالیٰ ہی کے حکم سے۔ برابری کے دعویٰ سے نہیں۔ بلکہ اطاعت اور فرمانبرداری کے رُو سے انسان اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کی صفات کا مظہر بناتا ہے۔ اور اس میں کوئی شبہ نہیں کہ جب تک انسان میں

خدا کی صفات

جلوہ گر نہ ہو جائیں۔ وہ نجات نہیں پا سکتا کیونکہ بغیر عرفان الٰہی کے کوئی نجات نہیں۔ اور جس ہستی کا ظاہری آنکھوں سے مشاہدہ نہیں ہو سکتا۔ اس کے مشاہدہ کا ایک ہی طریق ہے کہ اندرونی طور پر اس کا مشاہدہ کریں۔ دیکھو وہ چیزیں جن کو دنیا میں انسان اپنی آنکھوں سے نہیں دیکھ سکتا۔ ان کو اپنے اندر جذب کر کے محسوس کرتا ہے۔ ہم ہوا اور گیس کو نہیں دیکھ سکتے ۔ مگر جب وہ ہمارے جسم میں داخل ہوتی ہے۔ تو پتہ لگتا ہے۔ اسی طرح بجلی کو ہم نہیں دیکھ سکتے۔ بلکہ اس کے اثر سے محسوس کرتے ہیں۔ پس ہم خدا تعالیٰ کو جسمانی طور پر نہیں دیکھ سکتے۔ اس لئے اس کی طاقت کو جذب کر کے اس کا عرفان حاصل کر سکتے ہیں۔ خدا تعالیٰ کی خدائی اور الوہیت اسی طرح انسان کے اندر داخل ہوتی ہے۔ جس طرح بجلی۔ جس انسان میں بجلی داخل ہو جائے۔ وہ بجلی نہیں بن جاتا۔ مگر بجلی والا ضرور بن جاتا ہے۔ اسی طرح انسان خدا نہیں ہو سکتا۔ لیکن

خدائی صفات کا مظہر

ہو کر خدا والا ضرور ہو جاتا ہے۔ یہ تو ناممکن ہے کہ کوئی چیز جو چیز کہلانے کی مستحق ہے ۔ اپنے آپ کو ایسا فنا کر دے۔ کہ وہ بالکل نہ رہے۔ کیونکہ جو کچھ مٹتا اور فنا ہوتا ہے۔ وہ

آثار اور نشان

ہوتے ہیں۔ نہ کہ اصل چیز۔ ہم گوشت اور سبزی کھاتے ہیں بظاہر وہ مٹ جاتے ہیں۔ مگر اصل میں نہیں مٹتے۔ جو کچھ مٹتا ہے۔ وہ ان کی ظاہری شکل و صورت ہوتی ہے۔ پس جب ادنے سے ادنے چیز بھی مٹ نہیں سکتی۔ اور ایک جنس غیر جنس کا وجود نہیں بن سکتی۔ تو کیونکر ممکن ہے کہ انسان مٹ کر خدا بن جائے۔ یا خدا مٹ کر انسان بن جائے۔ یہ جہالت اور ناواقفی کی باتیں ہیں۔ مگر اس میں شک نہیں۔ کہ خدا تعالےٰ اپنے صفات میں تغیر کر لیتا اور تنزل کر کے ان صفات کو اس طرح انسان میں ظاہر کرتا ہے۔ کہ انسان سمجھ سکے۔ اس کا یہ مطلب نہیں ہے۔ کہ خدا تعالےٰ سمیع ہے۔ اور انسان کو خدا کی طاقت سمیع حاصل ہو جاتی ہے۔ مگر اس میں بھی شبہ نہیں کہ انسان میں سمیع ہونے کی جو طاقت ہے۔ وہ اس نے خدا ہی کی طاقت سے حاصل کی ہے۔ اسی طرح ہر طاقت جو انسان کو حاصل ہے۔ جو خدا تعالیٰ ہی کی قوت اور طاقت سے حاصل کردہ ہے۔ بتاؤ انسان میں

سننے اور دیکھنے کی طاقت

کہاں سے آئی۔ خدا تعالیٰ کی طرف سے ہی آئی ہے۔ اگر خدا تعالیٰ بصیر نہ ہوتا۔ تو انسان بھی بصیر نہ بن سکتا۔ اگر خدا تعالیٰ سمیع نہ ہوتا۔ تو انسان بھی سمیع نہ بن سکتا پس وہ منبع ہے تمام طاقتوں اور قوتوں کا۔ اور اس منبع سے اسی صورت میں طاقتیں حاصل ہو سکتی ہیں کہ

خدا اور بندہ کے درمیان

جو روکیں ہیں۔ وہ دور ہو جائیں۔ چونکہ خدا تعالیٰ نے بندہ کو ارادہ کا اختیار دیا ہے کہ وہ جس طرح چاہے۔ کوئی کام کرے۔ اس لئے جب تک بندہ اپنا ارادہ چلاتا ہے۔ اسوقت تک خدا تعالیٰ کی طاقتیں اس میں آنے سے رکی رہتی ہیں۔ انسان کی اپنی خواہشیں ڈاٹ کی طرح ہوتی ہیں۔ جو رکاوٹ کا باعث ہو جاتی ہیں۔ اور اسوقت تک خدا کا فضل انسان کے اندر داخل ہو کر اسے

خدا کا جلوہ گاہ

اور مظہر نہیں بناتا۔ جب تک وہ دور نہ ہو جائیں۔ ہاں جب انسان یہ سمجھ لے۔ کہ میری ہر چیز خدا تعالیٰ کی طرف سے آئی ہے۔ ہم سمیع نہیں بن سکتے تھے۔ اگر خدا سمیع نہ ہوتا۔ اسی نے اپنے فضل سے یہ طاقت دی ہے۔ اسی طرح اصل بصیر خدا تعالیٰ ہے۔ اسی نے ہمیں بصارت دی ہے۔ اصل علیم خدا ہی ہے۔ اسی نے ہمیں علم بخشا ہے۔ اصل مالک خدا ہی ہے۔ اسی نے ہمارے سپرد چیزوں کو کیا ہے جب تک انسان اس طرح اپنا سب کچھ خدا ہی کا نہیں سمجھ لیتا۔ اور خدا کے سپرد نہیں کر دیتا۔ اسوقت تک خدا تعالیٰ کی صفات اس پر جلوہ گر نہیں ہو سکتیں۔

رمضان اس بات کی علامت قرار دیا گیا ہے کہ ہم اپنی

ہر ایک چیز خدا تعالیٰ کے سپرد

کرتے ہیں۔ رمضان میں ہم تسلیم کرتے ہیں۔ کہ ہر چیز خدا ہی کی ہے۔ کیونکہ رمضان میں اقرار کرتے ہیں کہ ہماری زندگی اور ہماری موت خدا ہی کے لئے ہے۔ ہم کھانے پینے کے بغیر زندہ نہیں رہ سکتے۔ یہ

فردی زندگی

کے لئے ضروری ہے۔ اور بغیر نسل چلنے کے قوم زندہ نہیں رہ سکتی۔ یہ

قومی زندگی

ہے۔ مگر ہم ان دونوں کو رمضان میں قربان کرنے کے لئے تیار ہو جاتے ہیں۔ جب ہم کھانا پینا چھوڑتے ہیں۔ تو اس سے ہماری یہ مُراد ہوتی ہے۔ کہ اپنی زندگی خدا تعالیٰ کے لئے قربان کرنے کے لئے تیار ہیں۔ اور جب مرد عورت سے تعلقات چھوڑتا یا عورت مرد سے چھوڑتی ہے تو اس کا یہ مطلب ہوتا ہے کہ ہم قومی زندگی بھی خدا کے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لئے قربان کرتے ہیں۔ اسی طرح ہم اپنے وجود کو مٹا دیتے ہیں۔ اور اقرار کرتے ہیں۔ کہ ہماری فردی زندگی خدا ہی کے لئے ہے اسی طرح ہم یہ بھی اقرار کرتے ہیں۔ کہ ہماری قومی زندگی بھی خدا کے لئے ہے۔ اگر ہمیں خدا کے لئے اپنے آپ کو قربان کرنا پڑے گا۔ تو قربان کر دینگے۔ اگر ہمیں خدا کے لئے قوم کو قربان کرنا پڑے گا۔ تو اس کو بھی قربان کر دینگے۔ جب انسان یہ حالت اختیار کر لیتا ہے تب خدا ملتا ہے۔ اور یہی مطلب ہے اس ارشاد کا۔ کہ روزہ کی جزا خود خدا ہے۔ اس کا یہ مفہوم نہیں۔ کہ روزہ رکھ کر انسان خدا کا مالک بن جاتا ہے۔ مالک مالک ہی ہے۔ اور بندہ بندہ ہی۔ بلکہ اس کے معنی یہ ہیں۔ کہ روزہ رکھنے کے بدلے میں خدا مل جاتا ہے۔ خدا کا قرب حاصل ہو جاتا ہے۔ خدا کی معرفت میسر آجاتی ہے۔ پس جب انسان نسلی اور ذاتی زندگی کو خدا تعالےٰ کے لئے قربان کر دیتا ہے۔ تب خدا ملتا ہے۔ اور جب تک انسان اپنے وجود کو قائم رکھتا ہے۔ اور سمجھتا ہے۔ کہ قوم بھی کچھ ہے۔ وہ اندھیرے میں چکر لگاتا رہتا ہے۔ اور کچھ نہیں پا سکتا۔

پس

رمضان کی اصل غرض

اور فائدہ یہی ہے۔ کہ خدا مل جائے۔ خدا تعالےٰ کو ہمارے بھوکے پیاسے رکھنے سے کیا فائدہ ہے۔ اسی طرح اگر مرد و عورت کے تعلقات نہ ہوں۔ تو اسے کیا نقصان۔ خدا تعالےٰ نے خود انسان میں بھوک رکھی۔ اور اس کے لئے کھانا پیدا کیا ہے۔ اسی طرح خود پیاس رکھی۔ اور پانی پیدا کیا۔ خود مرد کو عورت کے لئے اور عورت کو مرد کے لئے پیدا کیا۔ تاکہ ایک دوسرے سے آرام اور سکون حاصل کریں۔ پس جبکہ اللہ تعالےٰ نے

مرد و عورت کا جوڑا

اس لئے پیدا کیا ہے۔ کہ ایک دوسرے سے تسکین حاصل کریں۔ اور کھانا اور پانی اس لئے پیدا کیا ہے۔ کہ انسان کھائیں اور پئیں۔ تو پھر اس کی کیا ضرورت ہے۔ کہ ان سے روکے دراصل یہ

انسان کو سبق

دیا گیا ہے۔ کہ اس کی فردی اور قومی زندگی صرف خدا کے لئے ہی ہونی چاہیئے۔ اگر کوئی رمضان سے یہ سبق حاصل نہیں کرتا۔ تو پھر اس کا بھوکا اور پیاسا رہنا محض بھوکا اور پیاسا رہنا ہی ہے۔ اس کی بھوک اور پیاس خدا کے لئے نہیں ہے۔ اس نے سوائے اس کے کہ

قانون قدرت

توڑا اور کچھ نہیں کیا۔ اگر ایک شخص کھانا نہ کھائے۔ اور بھوکا رہ کر مر جانا چاہے۔ تو وہ شریعت کا گنہگار ہوگا۔ اسی طرح اگر کوئی شادی نہ کرے۔ اور کہے۔ خدا تعالےٰ کو اس سے کیا۔ یہ میرا ذاتی کام ہے۔ تو وہ بھی گنہگار ہوگا۔ قرآن کریم میں اسے ناپسند کیا گیا ہے۔ اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شادی نہ کرنے والے کے متعلق فرمایا ہے۔ کہ آوارہ گردی میں مر گیا۔ پس کوئی شخص یہ نہیں کہہ سکتا۔ کہ شادی کرنا میرا ذاتی معاملہ ہے۔ خدا کو کیا ہے۔ میں شادی کروں یا نہ کروں۔ یا اسی طرح زندگی میری ذاتی ہے۔ اگر میں کھانا نہ کھا کر مر جاؤں تو خدا کو اس سے کیا۔ کیونکہ

قانون قدرت

خدا تعالےٰ نے بنایا ہے۔ اور اس کی پابندی فرض ہے۔ پس اگر کوئی شخص روزہ کی غرض اور مقصد پورا نہیں کرتا۔ تو بھوکا پیاسا رہ کر قانون قدرت کو توڑنے کا گناہگار ہوتا ہے۔ روزہ کی غرض یہی ہے۔ کہ انسان اپنی ذاتی اور قومی زندگی خدا تعالےٰ کے لئے قربان کرنے کے لئے تیار رہے۔ اگر روزہ رکھ کر کوئی شخص یہ آمادگی اور تیاری اپنے اندر پاتا ہے تو بے شک وہ

روزہ سے فائدہ

اٹھاتا ہے۔ لیکن جب ذاتی قربانی کا مطالبہ ہو۔ تو وہ اپنے آپ کو اس کے لئے تیار نہ پائے۔ یا جب قومی قربانی کا مطالبہ ہو۔ تو اس کے لئے آمادگی نہ رکھتا ہو۔ تو سمجھے۔ کہ روزہ کا اسے کچھ فائدہ نہیں ہوا۔ جس شخص کو ذاتی یا قومی قربانی کے وقت سستی یا کسل ہو۔ اس کا روزہ رکھنا بے فائدہ ہے۔ اور

قانون قدرت کو توڑنا

ہے۔ اور جو قانون شریعت کی پابندی نہ کرتا ہوا قانون قدرت کو توڑتا ہے۔ وہ سزا کا مستحق ہوتا ہے۔ انعام کا مستحق نہیں ہوتا۔ پس اس

مبارک مہینہ

میں میں اپنی جماعت کو نصیحت کرتا ہوں۔ کہ وہ اس سے برکات حاصل کرنے کی کوشش کریں۔ معمولی تکلیف سے روزہ نہیں چھوڑنا چاہیئے۔ خدا تعالےٰ نے روزہ نہ رکھنے کا عذر بیماری رکھا ہے۔ یا سفر۔ اس کے بغیر روزہ نہ رکھنا خدا تعالےٰ کے حکم کو توڑنا ہے۔ تو بیماریا

بیماری کی حالت

کو چھوڑ کر بیماری کی حالت میں اس لئے کہتا ہوں۔ کہ بیماری کی تعریف اتنی محدود ہے۔ کہ بعض بیماریاں اس میں سے نکل جاتی ہیں۔ مثلاً بڑھاپا۔ بوڑھے آدمی کو بیمار نہیں سمجھا جاتا۔ ایسے آدمیوں کو چھوڑ کر جو انسان بالغ ہو چکا ہو۔ اس کا فرض ہے۔ کہ روزہ رکھے۔ ہاں بچوں پر جو بالغ نہ ہوئے ہوں یا عورتوں پر جنہیں ماہواری ایام آئے ہوں۔ روزہ فرض نہیں۔

روزہ کا بچپن

اور ہے۔ اور نماز کے لئے اور۔ یہ بات میں نے گذشتہ سال بہت تفصیل سے بیان کی تھی۔ نماز کے لئے تو ۱۰-۱۱ سال کی عمر تک بچپن ختم ہو جاتا ہے۔ لیکن روزہ کے لئے بچپن اسوقت تک ہوتا ہے۔ جب تک بچہ پوری طاقت حاصل نہیں کر لیتا۔ اس وجہ سے مختلف بچوں کے لئے یہ بچپن مختلف ہوتا ہے۔ جو ۱۵ سے ۲۰ سال کا ہوتا ہے۔ ہاں اگر بچپن کی عمر میں بچے تھوڑے تھوڑے روزے ہر سال رکھیں۔ تو اچھا ہے۔ اس طرح انہیں عادت ہو جائے گی۔ مگر

بہت چھوٹی عمر

میں اس طرح بھی روزہ نہیں رکھوانا چاہیئے۔ یہ شریعت پر عمل کروانا نہیں۔ بلکہ بچہ کو بیمار کر کے ہمیشہ کے لئے ناقابل بنانا ہے۔ یہ غلط خیال پھیلا ہوا ہے۔ کہ

بچہ کا روزہ ماں باپ کو

مل جاتا ہے۔ حالانکہ ایسے بچہ سے روزہ رکھوانا جو کمزور ہو۔ اور اپنی جسمانی صحت کے لحاظ سے استوار نہ ہو چکا ہو۔ ثواب نہیں۔ بلکہ گناہ کا ارتکاب کرنا ہے۔ ہاں جب بچہ کی ضروری قوتیں نشو و نما پا چکی ہوں۔ تو ہر سال کچھ نہ کچھ روزے رکھوانے چاہئیں۔ تاکہ عادت ہو جائے۔ مثلاً پہلے پہل ایک دن روزہ رکھوایا۔ پھر دو تین چھوڑ دیئے۔ پھر دوسری دفعہ ایک رکھوایا ایک چھڑوا دیا۔ میرے نزدیک

بعض بچے

تو ۱۵ سال کی عمر میں اس حد کو پہنچ جاتے ہیں۔ کہ روزہ ان کے لئے فرض ہو جاتا ہے۔ بعض ۱۶-۱۷-۱۸-۱۹ اور حد بیس سال تک اس حالت کو پہنچتے ہیں۔ اس وقت روزہ رکھنا ضروری ہے۔ پس یاد رکھو۔ روزہ فرض ہونے کی حالت میں بلا وجہ روزہ نہ رکھنا اپنے

ایمان کو ضائع کرنا

ہے۔ ہمارے ملک میں دو قسم کے خیال پائے جاتے ہیں۔ ایک تو یہ کہ خواہ مر جائیں روزہ نہیں چھوڑنا۔ اور دوسرے یہ کہ کمزوری ہو گئی ہے۔ اس لئے روزہ نہیں رکھتے۔ مگر وہ کونسا آدمی ہے۔ کہ جو روزہ رکھے۔ اور طاقت ور ہو جائے۔ ہاں بعض لوگ جو رمضان میں خاص کھانے کھایا کرتے ہیں۔ ان کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرمایا کرتے تھے۔ کہ ان کے لئے رمضان خوید بن جاتا ہے۔ وہ موٹے ہو جاتے ہیں۔ مگر خواہ کوئی کس قدر مقوی کھانے کھائے۔ روزہ کے وقت ضعف ضرور ہوتا ہے÷

ہماری جماعت کو چاہیئے۔ کہ جہاں تک ممکن ہو سکے۔

روزہ کی قدر

کرے۔ جن کو خدا تعالےٰ طاقت دے۔ وہ سارا مہینہ پورا کریں۔ اور جن کو کسی شرعی عذر کی بنا پر بعض روزے چھوڑنے پڑیں۔

483

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وہ دوسرے اوقات میں پورے کریں۔ ہمارے ملک میں اس بارہ میں بہت سستی پائی جاتی ہے۔ وہ جو روزوں میں سارا مہینہ روزے رکھ لیتے ہیں۔ ان کے بھی اگر کچھ رہ جائیں۔ تو

دوسرے ایام میں سستی

کرتے ہیں۔ حالانکہ یہ بھی خدا تعالےٰ کا ہی حکم ہے۔ کہ من کان مریضًا او علیٰ سفر فعدۃ من ایام اخر۔ مگر ۷۰-۸۰ فی صدی لوگ ایسے ہوں گے۔ جو رمضان میں جس قدر روزے رکھ سکیں گے۔ رکھیں گے۔ اور جو باقی رہ جائیں گے۔ وہ رکھنے کی کوشش نہ کرینگے۔ وہ لوگ جو سارا سال بیمار رہتے ہوں۔ ان کو چھوڑ کر دوسروں کو کوشش کرنی چاہیئے۔ کہ جو روزے رہ جائیں۔ وہ دوسرے ایام میں رکھ لیں۔

پھر

روزوں میں دعائیں

قبول ہوتی ہیں۔ یہ بات قرآن کریم سے بھی معلوم ہوتی ہے۔ اور حدیثوں سے بھی۔ کیونکہ رمضان کا ذکر کرتا ہوا خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ مجھ سے مانگو۔ تا میں تمہیں دوں۔ کیا عجیب بات ہے۔ لوگ ان سے مانگتے ہیں۔ جو مانگنے پر بھی کچھ نہیں دیتے۔ لیکن خدا تعالےٰ جو کہتا ہے۔ میں دینے کے لئے تیار ہوں۔ مجھ سے مانگو۔ اس سے نہیں مانگتے رمضان کے دنوں میں چونکہ خصوصیت سے دعائیں قبول ہوتی ہیں۔ اس لئے اپنے لئے اور اسلام کی ترقی کے لئے کثرت سے دعائیں کرنی چاہئیں۔ خدا تعالیٰ ہم کو اپنے فضل سے

اعلیٰ سے اعلیٰ نتائج

روزوں سے عطا کرے۔ اور ایسا نہ ہو۔ کہ ہم نفس کو تکلیف بھی اٹھائیں۔ اور کچھ حاصل بھی نہ ہو۔ اور خدا تعالےٰ ہماری اس حقیر اور ناچیز قربانی کو جسے ہم قربانی بھی نہیں کہہ سکتے۔ اور نہ خدمت کہہ سکتے ہیں کیونکہ یہ صرف ارادہ اور نیت ہی ہے۔ اور اس بات کا اظہار ہے۔ کہ خدا کے لئے قربانی کے لئے تیار ہیں۔ خدا اسے قبول فرمائے۔ اور دنیا میں بھی اس کے نیک نتائج پیدا کرے۔ اور ہمارا قدم اس راستہ پر ہو جو وصال الٰہی کی طرف لے جاتا ہے۔ اور اس راستہ کی طرف نہ ہو۔ جو ضلالت اور گمراہی کی طرف لے جاتا ہے۔

ضرورت

ایک اسلامیہ ہائی سکول کیلئے ہیڈ ماسٹر کی ضرورت ہے۔ جو بی اے۔ بی ٹی یا کم از کم بی اے۔ ایس اے۔ وی ہو۔ بہت جلد درخواستیں بمعہ نقول سارٹیفکیٹ وتصدیق چال چلن سکرٹری امور عامہ یا امیر جماعت مقامی دفتر امور عامہ میں بھیجدیں۔ درخواست کا سرنامہ چھوڑ دیں۔ یہاں سے خود کھولکر کنٹرول مقصود پر پہنچا دیجائیگی۔ ناظر امور عامہ

غیر مبایعین کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ کا ایک خط

مکرم جناب ایڈیٹر صاحب الفضل،

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ الفضل نمبر ۹۶ مورخہ ۲۳ مارچ ۱۹۲۶ء میں غیر مبایعین کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ کا خطبہ جمعہ پڑھا۔ اس کے سلسلہ میں آپ کو حضور کا ایک خط بھیجتا ہوں۔ جو حضور نے ۲۶ مارچ ۱۹۱۴ء کو مجھے اسوقت لکھا۔ جبکہ میں بیمار ہو کر سیالکوٹ گیا ہوا تھا۔ اس سے ناظرین الفضل کو معلوم ہو جائے گا۔ کہ اُسوقت جبکہ یہ لوگ اپنی تمام قوت اور طاقت حضور کے خلاف خرچ کر رہے تھے۔ اور ہر طرح کے جھوٹ اور بہتان سے بھی پرہیز نہ کرتے تھے۔ ایسی حالت میں بھی حضور نے جو نصائح مجھے فرمائیں۔ وہ کیسی ہمدردی اور خیر خواہی سے پُر تھیں۔ اللہ اللہ کیا ایمان ہے۔ اور اپنے دعوے کی سچائی پر کس قدر اعتبار۔ میں کچھ زیادہ لکھنے کی ضرورت نہیں سمجھتا۔ احباب حضور کا گرامی نامہ پڑھیں لطف اٹھائیں۔ اور اپنے ایمانوں کو تازہ کریں۔

خاکسار عبد الحمید۔ ریلوے آڈیٹر لاہور،

حضور نے تحریر فرمایا :-

مکرمی شیخ صاحب! السلام علیکم۔ میں آپکے لئے دُعا کرتا ہوں۔ اللہ تعالےٰ شفا عنایت فرمائے۔ سیالکوٹ کی حالت پر افسوس ہے۔ آپ ضرور باقی دوستوں سے ملکر اس فتنہ سے لوگوں کو بچانے کی کوشش کریں۔ اور اب جبکہ یہ لوگ صریح جھوٹ پر آمادہ ہیں۔ آپ کو اجازت دیتا ہوں۔ کہ جو صحیح واقعات آپ کو معلوم ہیں۔ انہیں لوگوں پر ظاہر کریں۔ تاکہ لوگ غلط فہمی سے محفوظ رہیں۔ اور ان لوگوں کی قربانی کا حال انہیں معلوم ہو۔ اللہ تعالیٰ ہی رحم فرمائے۔ شکی یا بدظنی پر محمول بات کوئی نہ ہو۔ استغفار بہت کریں۔ تا منہ سے کوئی بات ایسی نہ نکلے۔ جو غلط ہو۔ یا جس کے بیان کرنے میں نیت نیک نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ ہمیں نفسانی خواہشات اور کینہ توزیوں سے محفوظ رکھے۔ عداوت سے کوئی کام نہ کریں۔ بلکہ اخلاص اور تائید حق کے لئے۔ حدیث میں ہے۔ اتنی دشمنی نہ کرو کہ بعد میں پچھتانا پڑے۔ اور اتنی دوستی بھی نہ کرو کہ بعد میں پچھتانا پڑے۔ سو ان نصائح کو یاد رکھ کر مناسب تدابیر سے غافل نہ ہوں۔ مجھے سیالکوٹ پر رحم آتا ہے۔ وہاں کی جماعت کو ثابت قدم رکھنے کے لئے بہت کوشش کریں۔ حافظ روشن علی صاحب کو بھیجا ہے۔ وہ کچھ دن انشاء اللہ سیالکوٹ ٹھیریں گے۔ چودہری نصر اللہ خان صاحب نے بیعت کر لی ہے میں نے ان کے لئے اور ایک اور شخص کے لئے دعا کی تھی۔ سو خدا نے فی الحال تو انہیں کو چنا ہے۔ اس لئے میں انہیں کو حقدار سمجھتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ جماعت پر رحم فرمائے۔ یہ لوگ کس طرف چلے جا رہے ہیں۔ خدا کے کام کو کوئی نہیں روک سکتا اور کوئی نہیں روک سکیگا۔ اگر میرا قیام خدا تعالےٰ کے منشاء کے ماتحت ہے۔ اور مجھے اس کے فضل سے یقین ہے۔ کہ ایسا ہی ہے۔ تو یہ لوگ خواہ کس قدر ہی مخالفت کر لیں۔ اللہ تعالےٰ کے فضل سے ناکام اور نامراد رہینگے۔

افسوس! کہ وہ تلوار جو غیروں پر چلنی تھی۔ اپنوں پر چلائی پڑی۔ اور وہ زور جو غیروں کے مقابلہ پر خرچ کرنا تھا۔ اپنوں پر خرچ کرنا پڑا۔ بہتر ہوتا اگر یہ نہ ہوتا۔ مگر اللہ تعالےٰ کے نشان کیونکر ظاہر ہوتے۔ کس طرح ہو سکتا تھا۔ کہ سوئی ہوئی جماعت پھر جاگتی۔ اگر اس طرح شور نہ پڑتا "وہ کون ہے جو خدا کے کام کو روک سکے" نامی ٹریکٹ کی پچاس کاپیاں بھیجی گئی ہیں۔ اگر اور ضرورت ہو۔ تو بھجوا دی جائینگی۔ غالباً چودہری صاحب یا مولوی فیض الدین صاحب کے نام بھیجی گئی ہیں۔ والسلام

خاکسار مرزا محمود احمد

سب احباب کو تاکید کریں۔ کہ دعاؤں سے کام لیں۔ اور نفسانیت کو ترک کر دیں۔ ایسا نہ ہو۔ کہ ہماری غلطیوں سے خدا کے فضل کے دروازہ بند ہو جائیں۔ جس قدر جانیں ہو سکے بچانے کی کوشش کریں۔ اللہ تعالیٰ آپ لوگوں کے ساتھ ہو۔

خاکسار مرزا محمود احمد

خدا تعالیٰ کے نزدیک حقیقی مومن کون ہے؟

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام رسالہ الوصیت میں یہ فرماتے ہیں:

"بالآخر یہ بھی یاد رہے کہ بلاؤں کے دن نزدیک آتے ہیں۔ اور ایک سخت زلزلہ جو زمین کو تہ وبالا کر دیگا۔ قریب ہے۔ پس وہ جو معائنہ عذاب سے پہلے اپنا تارک الدنیا ہونا ثابت کر دیںگے۔ اور نیز یہ بھی ثابت کر دینگے کہ کس طرح انہوں نے میرے حکم کی تعمیل کی (یعنی وصیت کی) خدا کے نزدیک حقیقی مومن وہی ہیں۔ اور اس کے دفتر میں سابقین اولین لکھے جائینگے۔ اور میں سچ سچ کہتا ہوں کہ وہ زمانہ قریب ہے۔ کہ ایک منافق جس نے دنیا سے محبت کر کے اس حکم کو ٹال دیا ہے وہ عذاب کے وقت آہ مار کر کہیگا کہ کاش! میں تمام جائداد کیا منقولہ اور کیا غیر منقولہ خدا کی راہ میں دیدیتا اور اس عذاب سے بچ جاتا۔ یاد رکھو کہ اس عذاب کے معائنہ کے بعد ایمان بیہودہ ہوگا اور صدقہ خیرات محض عبث۔ دیکھو میں بہت قریب عذاب کی تمہیں اطلاع دیتا ہوں اپنے لئے وہ زاد جلد تر جمع کرو کہ کام آوے۔ میں یہ نہیں چاہتا کہ تم سے کوئی مال لوں۔ اور اپنے قبضہ میں کروں۔ بلکہ اشاعت دین کے لئے انجمن کے حوالہ اپنا مال کرو گے۔ اور بہشتی زندگی پاؤ گے۔ بہتیرے ایسے ہیں کہ وہ دنیا سے محبت کر کے میرے حکم کو ٹال دینگے۔ مگر بہت جلد دنیا سے جدا کئے جائینگے۔ تب آخری وقت میں کہیں گے۔ ھذا ما وعد الرحمٰن وصدق المرسلون۔"

محمد سرور شاہ۔ سیکرٹری انجمن کارپرداز مصالح قبرستان،

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سرگودہا میلہ میں تبلیغ احمدیت

سرگودہا آبادی نہر لوئر جہلم کا ایک مشہور شہر اور ضلع شاہ پور کا صدر مقام ہے۔ چونکہ اس نہر پر اراضیات سرکاری کا بیشتر حصہ زمینداروں کو بعوض پرورش گھوڑی تقسیم ہوا ہے۔ اس واسطے سرگودہا میں بماہ مارچ ہر سال ایک بھاری نمائش اور منڈی گھوڑوں اور مال مویشی وغیرہ کی لگتی ہے جس میں دور و نزدیک سے ہزاروں لوگ آکر شامل ہوتے ہیں اور جانوروں کی نمائش اور مقابلہ کے انعامات سے لطف اور فائدہ اٹھاتے ہیں۔ علاوہ اس کے حکام کے زیر اہتمام ریس (گھوڑ دوڑ) کا بھی انتظام ہوتا ہے۔ جس میں جُوا کے طور پر شرطیں بھی لگائی جاتی ہیں۔ اور اب اس مہذبانہ جوئے کی رسم وبا کی طرح خاص و عام میں پھیلتی جاتی ہے صنعتی اشیاء اور دستکاریوں کی نمائش بھی ہوتی ہے۔ گو وسیع پیمانہ پر نہیں۔ تاہم خاص صنعتوں پر انعام تقسیم کر کے حوصلہ افزائی پبلک کی جاتی ہے۔

اس منڈی کے ایک کنارہ پر بازار لگایا جاتا ہے جس میں خورد و نوش اور تجارتی سامان اور مختلف قسم کے تماشوں کے واسطے عارضی طور پر دکانیں کرایہ پر دی جاتی ہیں لیکن اس بازار میں مذہبی مبلغوں اور مشنریوں کے واسطے خاص طور پر یہ رعایت رکھی گئی ہے۔ کہ ان کو مفت احاطہ عطا کیا جاتا ہے۔ اس رعایت سے پہلے صرف عیسائی مشنری فائدہ اٹھاتے تھے۔ مگر اب ہماری جماعت احمدیہ بھی تبلیغ کا کام کرتی ہے ؛

احمدیہ جلسہ گاہ

چنانچہ انجمن احمدیہ سرگودہا نے حسب معمول اس سال بھی اپنے چوتھے سالانہ جلسہ کے واسطے احاطہ حاصل کر کے خیمہ اور سائبان نصب کر دیا جہاں پورے پانچ دن تک یعنی ۸ر مارچ کی شام سے ۱۳ر مارچ ۲۶ء کی شام تک مختلف اوقات میں لگاتار تبلیغ کا کام ہوتا رہا۔ سرخ کپڑے کے بورڈ پر ایک طرف ؎

اسلام سے نہ بھاگو راہ ہدیٰ یہی ہے
اے سونیوالو جاگو شمس الضحیٰ یہی ہے

اور دوسری طرف ؎

آؤ لوگو کہ یہیں نورِ خدا پاؤ گے
آؤ اے بھائیو ادہر آؤ ٭ نورِ حق دیکھو راہِ حق پاؤ

کاغذی جلی حروف میں لکھ کر بہت اونچا نصب کیا گیا۔ جو کہ دُور سے نظر آتا اور احمدیہ کیمپ کی طرف راہ نمائی کرتا تھا۔

طریق تبلیغ

اس قسم کے غیر مستقل مجمع میں جیسا کہ عام طور پر میلوں میں چلتے پھرتے آدمیوں کا ہو جاتا ہے کسی لمبے مضمون پر تقریر کرنا مفید نہیں ہو سکتا۔ اسواسطے لمبے مضامین کو چھوڑ کر مجمع کی حالت اور قابلیت کے مطابق سلسلہ احمدیہ کی صداقت کے مضمون پر مختلف پہلوؤں سے تقریریں ہوتی رہیں۔ چنانچہ مولوی غلام نبی صاحب مدرس فارسی ہائی سکول سرگودہا۔ حافظ عبد العلی صاحب بی اے وکیل۔ بابو محمد سعید صاحب پوسٹل کلرک۔ ڈاکٹر منظور احمد صاحب منظور (سلانوالی) حکیم فیروز الدین صاحب محصل بیت المال قادیان۔ ڈاکٹر نور الدین صاحب بھیروی اور ملک گل محمد صاحب ریڈر (شاہ پور) نے مختلف اوقات میں صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق نہایت مؤثر تقریریں کیں۔

۱۲ر مارچ ۱۹۲۶ء کو جمعہ کی نماز کا بھی مقام جلسہ پر ہی انتظام کیا گیا۔ تمام احاطہ نمازیوں سے پر ہو گیا۔ چوہدری حاکم علی صاحب سفید پوش (چک پنیار) نے قریباً دو گھنٹہ نہایت عام فہم اور مؤثر پیرایہ میں بزبان پنجابی خطبہ پڑھا۔ اثنا رخطبہ میں ہر مذہب و ملت کے لوگ آکر کھڑے ہو جاتے۔ اور تقریر سنکر متاثر ہوتے رہے۔ غرضکہ سر بازار عین میلہ کے موقعہ پر جبکہ تمام لوگ عیش و عشرت اور دنیوی لذات میں مست اور سرشار پھر رہے تھے۔ ہماری جماعت کا درد دل سے دین اسلام کی طرف دعوت دینا اور خدا تعالیٰ کے حضور سربسجود ہو کر اپنی قوم اور بنی نوع انسان کے واسطے فلاح اور بہبود کی دعائیں مانگنا ایک ایسا نظارہ تھا۔ جو کہ سینہ میں دل اور دل میں درد رکھنے والے انسان کو متاثر کئے بغیر نہیں رہ سکتا تھا ؛

عیسائیوں کا سوال و جواب سے انکار

عیسائی مشنری بھی حسب معمول ہماری تقریروں میں آتے اور معمولی سوال و جواب کرتے رہے۔ لیکن ہمارے بعض احمدی احباب نے جب ان کے کیمپ میں جاکر سوالات کرنے شروع کئے۔ تو انہوں نے جونہی ان کا احمدی ہونا معلوم کیا۔ سلسلہ سوال و جواب بند کر کے کھلے لفظوں میں سوالات کرنے سے روکدیا۔ یہاں تک کہ اصرار کرنے پر عیسائیوں کے پریذیڈنٹ نے تحریری جواب دے دیا۔ کہ یہاں آپ کو کسی قسم کا سوال کرنے کی اجازت نہیں ہے۔ اگر کوئی سوال کرنا ہے۔ تو پادری صاحب کی کوٹھی پر آؤ۔ لیکن باوجود ان کے اسقدر پہلو تہی کرنے کے آخری دن یعنی ۱۳ر مارچ ۱۹۲۶ء کو ہمارے ڈاکٹر نور الدین صاحب اور حکیم فیروز الدین صاحب کو عیسائی کیمپ میں جانے اور یورپین پادری صاحب سے گفتگو کرنے کا موقعہ مل گیا۔ جس میں پادری صاحب ایسے لاجواب و مبہوت ہوئے کہ نہایت کچے اور رکیک حیلے حوالے کر کے انہوں نے اپنا پیچھا چھوڑایا۔ جس کا اثر سامعین پر بہت اچھا پڑا۔ اور انہوں نے ہماری فتح کے نعرے لگائے۔

ایک مولوی صاحب سے گفتگو

ہماری مخالفت میں عُلما رشور مچا رہے تھے بھلا کب خاموش رہ سکتے تھے۔ چنانچہ ایک شہرت پسند اور خود نما مولوی صاحب بمعہ دو تین ہمراہیوں کے ہمارے کیمپ کے آس پاس چکر لگاتے رہے۔ عیسائیوں کے کیمپ کے تو وہ نزدیک بھی نہ گئے۔ لیکن عین اسوقت جبکہ وفات مسیح کے متعلق ہماری تقریر ہو رہی تھی۔ درمیان میں بولنا شروع کر دیا۔ اور اپنا پر مایۂ ناز اعتراض پیش کیا۔ کہ پچیسویں سیپارہ میں ایک آیت ہے۔ میں اس سے مسیح کا آسمان پر زندہ ہونا اور قیامت سے پہلے نازل ہونا ثابت کر دکھاتا ہوں اسپر خاکسار راقم نے اُٹھ کر کہا۔ کہ آپ کے دل میں ارمان ہے تو ذرا آگے آئیے۔ اور اپنی اس دلیل کو بھی وضاحت سے پیش کر لیجئے۔ چنانچہ انہوں نے آگے آکر سورہ زخرف کا چھٹا رکوع پڑھکر آیت وَاِنَّهٗ لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ کے یہ معنے کئے۔ کہ مسیح کا زندہ آسمان سے نازل ہونا قیامت کا ایک نشان ہے۔ اس کا جواب خاکسار نے دینا شروع کیا۔ اور تمہید میں ہی مولوی صاحب کے فخر اور ناز علم کو توڑنے کے لئے واضح کر دیا۔ کہ میں اس آیت کے ایک ایک لفظ کی تشریح اور توضیح قرآن کریم کی دیگر آیات اور احادیث اور دیگر مفسرین سلف کے حوالجات سے کر کے ابھی ثابت کرتا ہوں۔ کہ اس آیت کے یہ معنے جو آپ نے کئے ہیں۔ کسی صورت میں درست نہیں ہو سکتے۔ اور اِنَّهٗ کی ضمیر آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور قرآن شریف کی طرف بھی بطریق اولیٰ جا سکتی ہے۔ اور اگر اس ضمیر کو حضرت مسیح کی طرف پھیرا جائے تو بھی اس کے وہ معنے لینے درست نہیں۔ جو آپ لے رہے ہیں ؛

غرضکہ میری اس تمہید اور جواب کا ابھی تھوڑا سا ہی حصہ بیان ہوا تھا۔ کہ مولوی صاحب دلائل کا اثر سامعین پر پڑتا دیکھ کر گھبرا اُٹھے۔ اور درمیان میں ہی بولنا شروع کر دیا۔ کہ دس منٹ سے زیادہ وقت نہ لیا جائے۔ اسپر ہمارے پریذیڈنٹ حافظ عبد العلی صاحب نے فرمایا۔ ہم نے اپنے جلسہ میں آپ کو سوال کرنے کے واسطے کھلا وقت دیا ہے۔ اب اسکے جواب میں بھی جس قدر وقت صرف ہو وہ ہمارا حق ہے۔ ہاں اگر آپ کو جواب الجواب کا شوق ہو۔ تو اسکے بعد جس قدر وقت آپ لینا چاہیں۔ دیا جائے گا۔ لیکن آپ ذرا خاموش ہو کر ہمارا جواب سن لیں۔ درمیان میں بولنے کا آپ کو کوئی حق نہیں ہے۔ لیکن انہوں نے نہ مانا۔ سامعین میں سے چند غیر احمدی صاحبان اور ایک سکھ صاحب نے بھی ان کو اس حرکت بیجا سے روکا۔ اور سمجھایا۔ لیکن ان کی غرض ہی یہ تھی۔ کہ اس تقریر کے خاتمہ تک کھڑے رہ کر بصورت لاجوابی جس ذلت اور ندامت کو اُٹھانا پڑے گا۔ اس سے مخلصی حاصل کریں۔ لہذا وہ جھنجلا کر بغیر میرا پورا جواب سننے کے چل دئے۔

484

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور ہمارے خیمہ کے بالکل متصل بازار میں ایک غیر احمدی دوکاندار سے چارپائی مانگ کر اس پر کھڑے ہو گئے۔ اور علیحدہ حلقہ قائم کر کے اونچی آواز سے حیات مسیح پر تقریر کرنے لگ گئے۔ تھوڑی دیر کے بعد وہاں سے بھی چل دیئے۔ ان کی اس نازیبا حرکت کا بعض غیر احمدی صاحبان پر اچھا اثر پڑا۔ اور انہوں نے سر مجلس کہدیا۔ کہ مولوی صاحب کی نیت فساد کی تھی نہ کہ حق جوئی کی۔ اسی طرح دوسرے دن بھی جبکہ ہماری تقریر ہو رہی تھی۔ وہی مولوی صاحب مع اپنے چند ہمراہیوں کے ہمارے خیمہ کے بالکل قریب ایک غیر احمدی دوکاندار سے کرسی مانگ کر اس پر کھڑے ہو گئے اور علیحدہ حلقہ قائم کر کے ہمارے برخلاف کچھ دیر تک شور و غوغا کر کے چلے گئے۔

بہر حال خدا تعالےٰ کے فضل سے پورے پانچ دن تک ہمیں پیغام حق سنانے کا موقعہ ملتا رہا۔ علاوہ اس کے کئی سو کی تعداد میں ٹریکٹ بھی تعلیم یافتہ گروہ میں تقسیم کئے گئے۔ اور اس طرح ہزارہا لوگوں میں تبلیغ سلسلہ احمدیہ کی گئی۔ اللہ تعالےٰ ہماری اس کوشش کو قبول فرما کر لوگوں کو سلسلہ حقہ میں داخل ہونے کی توفیق بخشے۔ آمین ثم آمین۔

(خاکسار محمد عبد اللہ دفتری محکمہ نہر۔ سکرٹری انجمن احمدیہ سرگودہا)

سیکرٹری صاحب انجمن انصار الاسلام جہلم کی غلط بیانیاں

خدا کے مامور اور مرسل بندوں کی مخالفت اور دشمنی ابتدائے آفرینش سے ہوتی چلی آئی ہے۔ وہ ہمیشہ اس اندھی اور ناپائدار دنیا کے فرزندوں کے ہاتھوں ستائے گئے۔ اور ہر قسم کے منصوبے ان کی تباہی کے لئے باندھے گئے اور ہر قسم کے قابل نفریں جرائم محض ان کی ایذا رسانی کے لئے گئے۔ اس لئے کچھ تعجب کا مقام نہیں۔ اگر فیج اعوج کے زمانہ میں تربیت پانے والے مولوی اور ان کے شاگرد اس زمانہ کے برگزیدہ رسول کی تکذیب کریں۔

اس وقت میرے سامنے سیکرٹری انجمن انصار الاسلام جہلم کی روئداد ہے۔ جو اخبار درنجف مورخہ ۲۴ ر مارچ ۱۹۲۶ء میں شائع ہوئی ہے۔ اس میں سیکرٹری صاحب مذکور نے صریح کذب بیانی سے کام لیا ہے۔ اس واسطے ضروری ہے کہ اصل حقیقت ظاہر کی جائے۔

جہلم میں ہمارا جلسہ ۱۷ ر ۱۸ ر مارچ کو ہونا قرار پایا۔ اور بذریعہ اشتہار اعلان کیا گیا۔ کہ جلسہ میں سوال و جواب کا موقع دیا جائے گا۔ چونکہ ۲۸ ر فروری کو گوجرانوالہ میں مولوی غلام احمد صاحب سے وہابیوں کا جرنیل امرتسری ہزیمت اٹھا چکا تھا اس واسطے جہلم میں مناظرہ سے بچنے کے لئے انہوں نے یہ تجویز نکالی۔ کہ ایک نئی انجمن انصار الاسلام کے نام سے کھڑی کر دی۔ اور اس کے سکرٹری کی طرف سے جو وہابی تھا۔ رقعہ لکھا یا۔ کہ یہ انجمن تمام مسلمانوں کی نمائندہ ہے۔ اور تبادلہ خیالات کے لئے تیار ہے۔ جواباً ان کو اپنی پوزیشن صاف کرنے اور اپنا صحیح مذہب بیان کرنے کے واسطے لکھا گیا۔ اور آخر لمبی خط و کتابت کے بعد انجمن انصار الاسلام کے سکرٹری نے لکھا۔ کہ اس کے نمائندہ پر قرآن شریف و حدیث حجت ہو گی۔ کسی کا قول حجت نہ ہو گا۔ اس بیان کو رقعہ لکھا گیا۔ کہ ۵ بجے تین آدمی تصفیہ شرائط کے واسطے بر مکان شیخ محمد شفیع صاحب وکیل بھیج دیں۔ اور اپنی نمائندگی کو صحیح ثابت کرنے کے لئے اہلحدیث واحناف و اہل تشیع کے پریذیڈنٹ و سکرٹری صاحبان کے دستخط کرا کر رقعہ بھیجیں۔ نمائندگی کو صحیح ثابت کرنے کے واسطے جو رقعہ موصول ہوا۔ اس میں صرف اہلحدیث اور احناف کے پریذیڈنٹ اور سکرٹری کے دستخط تھے شیعوں کے کسی آدمی کے دستخط نہ تھے۔ حالانکہ سکرٹری انجمن انصار الاسلام روئداد میں لکھتا ہے۔ اس کو تمام فرقہ ہائے مسلمانان جہلم نے اپنی نیابت میں تبادلہ خیالات کرنے کے لئے کہا تھا۔

دوسری کذب بیانی سکرٹری انجمن انصار الاسلام نے یہ کی ہے۔ کہ ہم نے مناظرہ سے بچنے کی خاطر ان کو وقت دینے سے انکار کر دیا تھا۔ حالانکہ اصل واقع یہ ہے۔ کہ پانچ بجے شرائط طے کرنے کا وقت تھا۔ اور چار بجے ہی انہوں نے ہمارے جلسے میں گڑبڑ شروع کر دی۔ اور ہمارے بالمقابل دس گز کے فاصلہ پر اپنا اڈا جما لیا۔ اس واسطے ہم نے اپنے جلسہ میں گڑبڑ پیدا ہونے اور ان کی فتنہ انگیزی کی وجہ سے جلسہ میں وقت دینے سے انکار کر دیا۔ نہ کہ مقابلہ کی طاقت نہ رکھنے کی وجہ سے انکار کیا۔ اگر یہ سکرٹری انجمن انصار الاسلام کی کذب بیانی نہیں ہے۔ تو کیا وہ کوئی ایسی مثال پیش کر سکتا ہے۔ کہ جہلم میں وہابیوں۔ حنفیوں۔ شیعوں کا کوئی بھی ایسا جلسہ ہوا ہو۔ جس میں ہم نے وقت لیکر مناظرہ نہ کیا ہو۔ ہم نے مخالفین کا ایک بھی جلسہ نہیں چھوڑا۔ جس میں یا تو وقت لیکر مناظرہ کیا ہے۔ یا خود انہوں نے مناظرہ سے انکار کر دیا۔ وہابیوں پر تو مناظرہ کا اس قدر خوف طاری ہوا کہ کئی سال سے انہوں نے اپنے سالانہ جلسے ہی بند کر دیئے۔ اس دفعہ بھی ذلت سے بچنے کے لئے ایک ایسی انجمن کی آڑ میں نمودار ہوئے جس کا شہر جہلم میں کوئی وجود نہیں۔ اور جس کا نہ کبھی کوئی جلسہ ہوا۔

تیسری دروغ بیانی یہ ہے۔ کہ انجمن انصار الاسلام کی سرپرستی میں ہمارے ساتھ مولوی ابراہیم صاحب سیالکوٹی کا مباحثہ ہوا ہے۔ مولوی ثناء اللہ صاحب اور مولوی محمد ابراہیم صاحب کے ساتھ گدام سنتریاں (جو وہابی ہیں) میں کئی مباحثے ہوئے ہیں۔ وہ وہابیوں کے ساتھ ان کے جلسوں میں ہوئے نہ کہ اس انجمن کی سرپرستی میں۔

مسلمان کہلانے والوں کے لئے سیکرٹری صاحب کا یہ مشورہ کہ احمدیوں کے مقابلہ میں آریوں اور عیسائیوں کو بھی ساتھ ملا لیا کریں۔ بہت مبارک ہے۔ کیا ہی اچھا ہو۔ اگر وہ یہودیوں کو بھی جن کے ساتھ ان کی صحیح مماثلت ہے۔ ساتھ ملا لیا کریں۔ تا کہ طاقت میں اور بھی اضافہ ہو۔

ہم پوچھتے ہیں۔ ایسی حرکات سے سلسلہ عالیہ احمدیہ کا کیا نقصان ہو سکتا ہے۔ کیا تمہارے جرنیل نے اس سلسلہ کی کم مخالفت کی ہے۔ اور کیا اس کی مخالفت سلسلہ کے لئے کھاد کا کام نہیں دے رہی۔ کیا تمہارے اسلاف نے پہلے نبیوں سے کچھ کم کیا تھا۔ جب آدم کی مخالفت ابلیس نے کی۔ تو اس نے انا خیر منہ کہکر اور طینی الاصل بتا کر آدم کی کیسی حقارت کی۔ لیکن کیا محض شیطان کی حقارت اور تذلیل سے آدم کی خلافت باطل ہو گئی۔ ہرگز نہیں۔ پھر قرآن مجید کی آیات پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ انبیاء اور رسل کے لئے یہ پہلے سے مقدر ہوتا ہے۔ کہ تاریکی کے فرزندان سے ہنسی ٹھٹھا کریں۔ ان کی باتوں کو مخول میں اڑائیں۔ ان کی جماعت کو ذلیل اور ادنےٰ درجہ کے لوگ بتائیں۔ اگر محض شیطانی بکواس سے کسی مامور کی عزت کم ہو جاتی ہے۔ تو پھر نعوذ باللہ تمام نبی ذلیل اور جھوٹے تھے۔ کیونکہ ان کو جھوٹا کہا گیا۔ مگر انبیاء علیہم السلام کے سلسلہ میں یہ لازمی امر ہے۔ کہ ان کی تکذیب ہو۔ اور شرارت سے ان کا مقابلہ ہو۔

اندریں حالات ضروری تھا۔ کہ اس زمانہ کے برگزیدہ رسول کی بھی ایسی ہی مخالفت ہوتی۔ اور علماء سو اور ان کے پیرو ان کی مخالفت میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کرتے۔

دنیا جانتی ہے۔ کہ ہم مناظرہ سے گریز کرنے والے نہیں ہمارے علماء اس جماعت کے تربیت یافتہ ہیں۔ جس کے بانی کا قلم سحر تھا۔ اور جس کی انگلیوں سے انقلاب کے تار الجھے ہوئے تھے۔ اور دو مٹھیاں بجلی کی دو بیٹریاں تھیں۔ جن کے مقابلہ میں مولوی ثناء اللہ صاحب اور ان کے ہم مشربوں کے قلم ٹوٹ گئے اور دل غبی ہو گئے۔ اگر سیکرٹری صاحب انجمن مذکور حفظ امن کی ذمہ داری لے لیں۔ تو ہم ہر وقت مباحثہ کے لئے تیار ہیں۔

(خاکسار عبد الحکیم۔ تبلیغی سیکرٹری انجمن احمدیہ جہلم)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

استہارات

موسم گرما کا نایاب تحفہ
یعنی
شربت روح افزا نمبر (۲۹۳) (رجسٹرڈ)

جو تقریباً اٹھارہ سال کے عرصہ میں اپنی بیشمار خوبیوں کی وجہ سے اسم بامسمّٰی ہو کر بلا تفریق مذہب عام ہر دل عزیزی و شرف مقبولیت حاصل کر کے نہ صرف ہندوستان بلکہ ممالک غیر تک شہرت حاصل کر چکا ہے۔ اور جس کو چشم بد (حریفیں) سے محفوظ رکھنے کے لئے تمام ہندوستان کے واسطے گورنمنٹ سے رجسٹرڈ بھی کرا لیا گیا ہے۔

محترم ناظرین! آپ میں جو اس کا استعمال کر چکے ہیں۔ ان سے تو اس کے تعارف کرانے کی ضرورت نہیں۔ کیونکہ آپ کی مسلسل و دائم مشتاقانہ خریداری اس کی پسندیدگی و قدر دانی کی خود دلیل ہے۔ لیکن ہندوستان جیسے وسیع بر اعظم میں جن لوگوں کو اس کے استعمال کا اب تک اتفاق نہیں ہوا۔ ان سے اس کی بیشمار خوبیوں میں سے چند عرض کی جاتی ہیں۔ اس کی سب سے بڑی خوبی یہ ہے۔ کہ اس شربت کا استعمال کسی مذہب کے خلاف نہیں۔ دوسری خوبی یہ ہے۔ کہ ہر تندرست انسان بلا قید عمر و مزاج موسم گرما میں خوش ذائقہ فرحت بخش چیز کی حیثیت سے استعمال کر سکتا ہے۔

ناظرین! یہ شربت کیا ہے۔ اعلےٰ قسم کے فواکہات مثل انگور۔ انار۔ سیب و نارنگی وغیرہ اور بہت سی اعلےٰ قسم کی ادویہ کا مرکب ہے۔ جو خاص ترکیب اور جانفشانی سے تیار کیا جاتا ہے۔ مفرح قلب ہے۔ خوش ذائقہ ہے تشنگی اور گھبراہٹ کو دور کرتا ہے۔ اختلاج قلب۔ دردسر، دوران سر، متلی وغیرہ کی شکایات کو رفع کرتا ہے۔ سوداوی امراض کے واسطے عموماً۔ اور گرم مزاج والے اصحاب کے واسطے خصوصاً بہت مفید ہے۔ معنوی خوبیوں کے علاوہ جو استعمال سے تعلق رکھتی ہیں۔ ظاہراً طور پر رنگ تفریب اور پیکنگ کی صفائی دیدہ زیب ہے۔ اس کی اشاعت سے محض ذاتی نفع مقصود نہیں۔ بلکہ ہم خرما و ہم ثواب کے مصداق پبلک کی خدمت کرنا اور ہندوستانی اشیا کی ترویج کو ترقی دینا مدنظر ہے۔ ہمیں امید ہے۔ کہ آپ بوتل دیکھکر اور استعمال کر کے جو بیدار شدہ نو خیز ہندوستان کی صنعت کا امید افزا نمونہ ہے۔ اور جس کی ہر چیز دیسی ہے۔ خوش ہونگے اور باوجود اس قدر خوبیاں ہونے اور عجیب و غریب شے ہونے کے قیمت اس لئے کم رکھی ہے۔ کہ ہر حیثیت کے لوگ اس سے فائدہ حاصل کر سکیں۔

(نوٹ) یہ شربت خریدتے وقت دھوکہ نہ کھائیے۔ بلکہ بوتل پر ہمدرد دواخانہ کا خوشنما لیبل اور اس پر لفظ رجسٹرڈ بھی ملاحظہ فرما لیجئے۔ واضح رہے۔ کہ یہ شربت ہمدرد دواخانہ کی مخصوص چیز ہے اور اصلی اس دواخانہ کے سوا کہیں نہیں مل سکتا۔ قیمت فی بوتل ایک روپیہ آٹھ آنہ (عہ/۸)

حکیموں اور عطاروں کے علاوہ تاجران شربت کو بشرطیکہ وہ ایک درجن یا اس سے زیادہ خرید کریں۔ ۲ر فی روپیہ کمیشن دیا جائے گا۔ بیرون جات والے اصحاب ریلوے سے منگائیں۔ اور بقدر نصف یا چہارم قیمت پیشگی بھی روانہ کریں۔ فہرست دواخانہ مع جنتری ۱۹۲۶ء کارڈ آنے پر مفت ارسال ہوگی۔

المشتہر
حافظ محمد عبد المجید اینڈ سنز مالک ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی۔ تار کا پتہ "ہمدرد" دہلی

احمدیہ واچ ایجنسی شاہجہانپور
مضبوط اور خوشنما گھڑیاں

مندرجہ ذیل گھڑیاں اپنی عمدگی اور قیمت میں بے نظیر ہیں۔ احمدی احباب کے ذریعہ سے اکثر غیر احمدی و ہندو اصحاب بھی طلب کرتے ہیں۔ ان کی خرید و فروخت میں اندیشہ نہیں۔ ہر ایک گھڑی جو گارنٹی شدہ ہے۔ کھولنے اور گرنے سے بچایا جائے تو خراب نہیں ہو سکتیں۔ اگر خود بگڑیں۔ تو عرصہ تک بلا معاوضہ بنیں گی۔ جیبی عہ/ قیمت للعہ۔ ۲ عہ۔ ۳ لعہ۔ عہ عہ۔ کلائی کی فینجول۔ اعلیٰ سے اعلیٰ فلیٹ عہ۔ عہ بہت موٹا گلاس عہ۔ ریڈیم عہ۔ چاندی کیس ریڈیم عہ۔ راؤنڈ گولڈ ریڈیم عہ۔ سونے کی نہایت چھوٹی عہ۔ الارم ٹائم پیس انسونیہ کمپنی کے عہ۔ عہ۔ عہ۔ ٹریٹر عہ۔ چین کلائی کے سنہری و سفید قیمت ۸۔ ۱۲ر۔ عہ۔ عہ ہے۔ بجلی کی روشنی کے بندے عہ۔ پھول عہ۔ پاکٹ لیمپ عہ۔ پتہ مطلوب ہے۔ جلسہ سالانہ [illegible] کے پرانی گھڑیوں کے تین روپیہ ایک پرانا ٹائم پیس کن صاحبان کے ہمارے پاس ہیں۔

المشتہر
حافظ سخاوت علی احمدی پروپرائٹر احمدیہ واچ ایجنسی شاہجہانپور

مفرح جہانگیری

جاننے والے جانتے ہیں۔ اور آنکھوں والے دیکھتے ہیں۔ کہ اکثر آدم کے فرزندوں کی جوانی کا زمانہ رنج و الم حسرت و یاس کی سرد آہوں سے معمور ہے۔ مزاج میں چڑچڑاپن۔ احباب کی صحبت سے نفرت دماغ کا ضعف۔ جگر کی خرابی۔ ہاضمہ کا بگاڑ۔ نفخ اور ریح کی شکایت۔ بدن کی لاغری۔ چہرے کی بے رونقی۔ دل کی دھڑکن۔ وہم نسیان۔ دائمی قبض۔ کثرت پیشاب۔ کمر اور جوڑوں کا درد۔ سلسلہ تولید بند۔ یہ ہے۔ روشن آئینہ جس میں ہمارے ملک کے اکثر نوجوانوں کا عکس نظر آتا ہے۔

مفرح جہانگیری۔ ایک نہایت ہی خوشگوار تریاق ہے۔ اس کا اثر عارضی نہیں۔ بلکہ اس کے استعمال سے حواس خمسہ کی درستی خیالات کی بلندی عالی حوصلگی خون صالح اور مادہ تولید میں ایک خاص اثر ہوتا ہے مفرح جہانگیری۔ طالب علموں۔ ہیڈ ماسٹروں۔ بیرسٹروں وکیلوں تجارت پیشہ اور دیگر عام دوکانداروں کو تکان کوفتگی۔ تندخوئی تیز مزاجی۔ بے صبری سے بفضل خدا محفوظ رکھنے میں بے نظیر ہے قیمت ڈبیہ کلاں پانچروپیہ۔ قیمت ڈبیہ خورد عہ/۸۔ پرچہ ترکیب ہمراہ ہوگا

المشتہر
ایم۔ اے۔ خلیل منیجر دوائی خانہ سیالکوٹ

رہنمائے حج

پنجابی نظم میں مولوی حاجی محمد دلپذیر صاحب احمدی مشہور شاعر کی تازہ تصنیف ہے۔ جس میں حالات سفر حج و طریق ادائے حج نہایت موزون و دلکش پیرایہ میں مفصل درج ہیں۔ راستہ میں اور زیارات پر جو دعائیں پڑھی جاتی ہیں با ترجمہ مذکور ہیں۔ آخیر میں عربی لفظوں کی فہرست با ترجمہ درج ہے۔ جو کہ عازمان حج کیلئے نہایت مفید و ضروری ہے۔ غرضیکہ تمام واقعات جو ایک حاجی کو پیش آتے ہیں۔ نہایت وضاحت کیساتھ درج کئے گئے ہیں۔ ہر ایک حاجی کیلئے بہترین راہنما و رفیق ہے۔ عازمان حج کے علاوہ دوسرے احباب کو بھی فریضہ حج سے واقفیت حاصل کرنا ضروری ہے۔ اسلئے ہر ایک شخص کے پاس اس کتاب کا ہونا نہایت ضروری ہے۔ جلد منگائیں اور فائدہ اٹھائیں۔ قیمت مجلد عہ/۸

ملنے کا پتہ
حافظ محمد امین اینڈ سنز احمدیان تاجران کتب جہلم پنجاب

مہ لقا

رسٹ واچ کا نام اس کی خوبصورتی کا شاہد ہے۔ اور پوری طرح مقبولیت حاصل کر چکی ہے۔ خوبصورتی اور مضبوطی میں لاثانی ہے۔ وقت بالکل ٹھیک دیتی ہے۔ گارنٹی ۵ سال قیمت صرف عہ/۸۔ رات کو اندھیرے میں بلا تکلیف وقت دینے والی عہ/ جو اصحاب بذریعہ اخبار طلب کریں

دی ریلائیبل سپلائنگ کمپنی لودھیانہ پنجاب

485

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اشتہارات

دواخانہ رحمانی کی تین دوائیں

(رجسٹری شدہ)

محافظ اٹھرا گولیاں

(رجسٹرڈ شدہ)

جن کے بچے چھوٹے ہی فوت ہو جاتے یا مردہ پیدا ہوتے ہوں یا وقت سے پہلے حمل گر جاتا ہو۔ اس کو عوام اٹھرا کہتے ہیں۔ اور طب میں اسقاط حمل کہتے ہیں۔ اس مرض کے لئے مولانا مولوی حکیم نورالدین صاحب شاہی حکیم کی مجرب حب اٹھرا اکسیر کا حکم رکھتی ہیں۔ یہ گولیاں آپ کی مجرب ومقبول ومشہور ہیں۔ یہ ان گھروں کی چراغ ہیں۔ جو اٹھرا کے رنج وغم میں مبتلا ہیں۔ وہ خالی گھر آج خدا کے فضل سے بچوں سے بھرے ہوئے ہیں۔ ان لاثانی گولیوں کے استعمال سے بچہ ذہین خوبصورت اٹھرا کے اثرات سے بچا ہوا پیدا ہوکر والدین کیلئے آنکھوں کی ٹھنڈک اور دل کی راحت ہوتا ہے۔ قیمت فی تولہ ایک روپیہ چار آنہ (عہ) شروع حمل سے اخیر رضاعت تک قریباً ۹ تولہ خرچ ہوتی ہیں۔ جو ایکدفعہ منگوانے پر فی تولہ ایک روپیہ لیا جائے گا۔

حب رحمانی

(رجسٹرڈ شدہ)

یہ گولیاں پٹھوں کو قوت دیتی ہیں۔ عام بدن کی کمزوری کو دور کرتی ہیں۔ جوڑوں کا درد۔ درد کمر۔ تمام بدن کا درد ان کے استعمال سے دور ہوتا ہے۔ خون پیدا کرتے ہوئے آدمی کو چست و توانا بنا کر رنگ سرخ کرتی ہیں۔ دماغ کا خاص علاج ہیں۔ قیمت ۲۵ گولی عہ

سرمہ نور افزاء

(رجسٹرڈ شدہ)

یہ سرمہ کمزوری نظر۔ دھند۔ غبار۔ جالا۔ پھولا۔ ککرے خارش چشم آنکھوں سے پانی آنا۔ لیسدار رطوبت کا نکلنا۔ پرانی سرخی۔ شروع موتیابند۔ نظر کا دن بدن کمزور ہونا۔ ان بیماریوں کیلئے یہ سرمہ نہایت مفید ہے۔ تندرستی میں اس کا استعمال نظر کو بڑھاتا ہے۔ اور کمزوری سے محفوظ رکھتا ہے تجربہ شرط ہے۔ آزمالیں۔ قیمت فی تولہ عہ

المشتہر

عبدالرحمٰن کاغانی دواخانہ رحمانی قادیان پنجاب

اہل مغرب کی نئی نئی ایجادیں

نر مادہ دیکھنے کا آلہ

(حاشیہ: نر مادہ معلوم کرنے کا آلہ — نہایت مفید۔ ہر قسم کے انڈوں کے لئے)

یہ جرمنی کی بالکل نئی ایجاد ہے۔ اس کے ذریعہ آپ معلوم کر سکتے ہیں۔ کہ لڑکا ہے یا لڑکی۔ انڈے میں نر ہے یا مادہ وغیرہ وغیرہ۔ نہایت عجیب چیز ہے۔ قیمت فی آلہ دو روپیہ محصولڈاک ۶ر

ناخن کاٹنے والی مشین

پردہ دار عورتوں کے لئے جو غیر کو دکھانا پسند نہیں کرتیں بلا تکلیف کے اپنے ناخن آپ کاٹ لیں۔ اس سے بچوں کے ناخن بھی بآسانی کاٹے جا سکتے ہیں۔ ہر شخص اپنے ناخن آپ کاٹ سکتا ہے۔ اور نہایت آسانی سے۔ قیمت فی مشین صرف عہ ایک روپیہ چار آنہ۔ محصولڈاک ۶ر

سفری گھریلو چولہا

یہ ولایت کی کاریگری کا نمونہ ہے۔ اس میں کوئلہ لکڑی وغیرہ نہیں جلائی جاتی۔ بلکہ سپرٹ سے ہی ایک منٹ میں ہر ایک چیز پک جاتی ہے۔ اس پر چھوٹا اور بڑا برتن سب آ سکتا ہے اور سفر کے لئے بھی نہایت مفید چیز ہے۔ اور یہ کبھی خراب نہیں ہوتا۔ قیمت فی چولہا ؎ تین روپے آٹھ آنہ۔ محصولڈاک ۸ر

بجلی کا پاکٹ لیمپ

صرف بٹن دبانے سے چاند چڑھ جاتا ہے۔ اس کو جیب میں بھی رکھ لو۔ دیا سلائی کی ضرورت نہیں ہے قیمت مکمل لیمپ عہ دو روپیہ چار آنہ۔ محصولڈاک ۶ر

المشتہر

مینیجر ایس۔ راو مر اینڈ کو (انڈیا آفس) ۶۳ لاہور

نسیاً منسیا

درد سر کی بے خطا دوائی

ٹکیہ کھاتے ہی درد سر غائب

قیمت فی بکس (۲۴ خوراک) ایک روپیہ چار بکس تین روپے فی ٹکیہ ایک آنہ محصولڈاک وغیرہ ایک بکس سے لیکر پانچ بکس تک چھ آنہ

پتہ: حکیم حاذق علم الدین سند یافتہ پنجاب یونیورسٹی قلعہ سٹریٹ امرتسر

پانصد روپیہ نقد لیجئے

یہ امر تو اب اظہر من الشمس ہو چکا ہے۔ کہ ہمارا ساختہ سرمہ موتی ضعف بصر۔ ککرے۔ خارش چشم۔ جلن۔ پھولا جالا۔ پانی بہنا۔ دھند غبار۔ گوہانجنی۔ رتوندہ۔ ناخونہ۔ موتیابند۔ غرضیکہ جملہ امراض چشم کے لئے اکسیر ہے۔ قیمت فی تولہ دو روپے آٹھ آنے۔

انسپکٹر پولیس کی شہادت:۔ جناب سید محی الدین احمد انسپکٹر حلقہ رورڑی سے لکھتے ہیں۔ کہ آپکا تیار کردہ سرمہ واقعی بہت عمدہ ہے۔ آنکھوں کی میل نکالنے اور صاف رکھنے میں اس سے عمدہ دوسرا سرمہ نہ ہوگا۔ دکھتی اور گندی آنکھوں میں اس کا استعمال کرایا گیا فوراً فائدہ ہوا۔ اس شہادت کو جعلی ثابت کرنے والے کو پانصد روپیہ نقد ملے گا۔ پتہ:۔

مینیجر نور اینڈ سنز نور بلڈنگ قادیان ضلع گورداسپور پنجاب

تریاق چشم رجسٹرڈ کی تصدیق

نقل ترجمہ انگریزی سارٹیفکیٹ صاحب سول سرجن بہادر کیمل پور سے۔ "میں تصدیق کرتا ہوں۔ کہ میں نے تریاق چشم جسے مرزا احاکم بیگ صاحب نے تیار کیا ہے استعمال کیا ہے۔ میں نے گجرات اور جالندھر میں اپنے ماتحتوں (یعنی ڈاکٹروں) اور دوستوں میں بھی تقسیم کیا ہے۔ میں نے سفوف مذکور کو آنکھوں کی بیماریوں بالخصوص ککروں میں نہایت مفید پایا۔ جیسا کہ دیگر سارٹیفکیٹوں سے بھی ظاہر ہوتا ہے۔" دستخط صاحب سول سرجن۔

نوٹ:۔ قیمت پانچ روپے (صہ) تریاق چشم رجسٹرڈ علاوہ محصولڈاک موازی ۸ر بذمہ خریدار ہوگا۔

المشتہر

خاکسار میرزا احاکم بیگ احمدی موجد تریاق چشم رجسٹرڈ گوٹھی شاہدولہ صاحب گجرات پنجاب

صحت و درازی عمر کا راز

دریا کوزے میں بند ہے

پنڈت ٹھاکر دت شرما شید موجد امرت دھارا کے پچیس سالہ مطالعہ تجربات و مشاہدات کا نچوڑ

(امرت دھارا کی سلور جوبلی کی یادگار)

ہونے کے باعث یہ کتاب برائے نام قیمت یعنی چار آنے (۴ر) پر بک رہی ہے جلدی منگواؤ۔ خود پڑھو اوروں کو پڑھاؤ اور اپنی قیمتی کتب کی الماری میں محفوظ رکھو!

ملنے کا پتہ:۔ امرت دھارا لاہور

(اشتہارات کی صحت کے ذمہ دار خود مشتہر ہیں نہ کہ الفضل (ایڈیٹر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ممالک غیر کی خبریں

ریگا۔ ۲۶ر مارچ۔ ماسکو کا ایک برقی پیام مظہر ہے۔ کہ پادریوں کی مجلس نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ روس میں رہبانیت کا بالکل خاتمہ کر دیا جائے۔ مجلس مذکور نے حکم دیا ہے۔ کہ راہبوں کو چاہیئے۔ کہ اپنی قسموں کو توڑ دیں۔ کیونکہ رہبانیت زمانہ حاضرہ کی ضروریات کے مطابق نہیں ✦

لنڈن ۲۷ر مارچ۔ لینن گراڈ میں سینٹ آئزک (حضرت اسحاق) کے گرجے پر حکومت سوویٹ نے اس بنا پر قبضہ کر لیا۔ کہ شوریدہ سروں نے گرجے کے بیرونی حصے سے قیمتی پتھر چرائے ہیں۔ یقین کیا جاتا ہے۔ کہ گرجے پر تصرف جمانے کے لئے روسیوں نے مذکورہ بالا بہانہ خود گھڑ لیا ہے ✦

لنڈن ۲۹ر مارچ۔ ٹائمز کا نامہ نگار متعینہ روما رقمطراز ہے۔ کہ اطالیہ کا وزیر خارجہ مستعفی ہو گیا ہے۔ افواہ ہے۔ کہ اس کو مسولینی وزیر اعظم کی خارجہ حکمت عملی سے اختلاف ہے۔ توقع ہے کہ اطالوی سفیر متعینہ واشنگٹن کو وزیر خارجہ مقرر کیا جائے گا ✦

جریدہ "مرآۃ الشرق" جو بیت المقدس سے شائع ہوتا ہے۔ اپنی ۲۹ر شعبان کی اشاعت میں رقمطراز ہے:۔

انگلستان۔ فرانس اور سوویٹ (روس) نے حجاز کی حکومت کو تسلیم کر لیا ہے۔ دوسری سلطنتیں بھی جلد اس اعتراف میں ان تینوں دولتوں کی شریک ہو جائیں گی۔ اور اس میں ذرا بھی شک نہیں۔ کہ اس اعتراف سے حکومت حجاز کے لئے دول غیر کے ساتھ معاملات خارجہ میں گفتگو کرنا آسان ہو جائے گا۔

بمبئی۔ ۳ر مارچ۔ روزانہ خلافت بمبئی نے عبد العزیز شاہ حجاز و سلطان نجد کا حسب ذیل بحری پیغام شائع کیا ہے:۔

"حرمین الشریفین اور وہاں کے باشندوں کی خدمت کرنے اور اس کے مستقبل کو مستقل بنانے۔ حجاج کی آسائش کے لئے مزید وسائل و ذرائع معلوم کرنے اور ان مقدس مقامات میں ہر طرح کی اصلاحات کو رائج کرنے۔ اور نیز حرمین شریفین کی خدمت میں خصوصیت کی سعادت حاصل کرنے کی غرض سے تمام مسلمانوں کو متحد کرنے کے لئے یہ ضروری معلوم ہوتا ہے۔ کہ جلد سے جلد عام مؤتمر اسلامی منعقد کی جائے۔ جس میں دنیائے اسلام کے مختلف حصوں اور اس کی مختلف قوموں کے نمائندے شامل ہوں۔ یہ مؤتمر ۲۰ر ذی قعدہ ۱۳۴۴ھ کو منعقد کی جائیگی۔ ان ممالک اسلامی اور شاہان اسلام کی خدمت میں دعوت نامے ارسال کر دیئے گئے ہیں۔ جو مقدس مقامات سے دلچسپی رکھتے ہیں۔ ہم امید کرتے ہیں۔ کہ آپ کے نمائندے تاریخ مقررہ تک یہاں پہنچ جائیں گے" ✦

لنڈن ۲۸ر مارچ۔ ڈیلی نیوز بیان کرتا ہے۔ کہ ممالک اسلام کی سیاسی اور ذہنی بے چینی کی وجہ سے جو جدید تحریک پیدا ہوئی ہے۔ اس کا نصب العین یہ ہے۔ کہ ایک عالمگیر جمعیت المسلمین قائم کی جائے۔ خلافت کی جدید تنظیم بھی اس نصب العین کا ایک جزو ہے۔ اس جمعیۃ المسلمین کا صدر خلیفۃ المسلمین ہوگا۔ ڈیلی نیوز کا نامہ نگار متعینہ قاہرہ رقمطراز ہے۔ کہ یکم مئی کو قاہرہ میں مؤتمر اسلام منعقد ہونے کو ہے۔ قیاس غالب یہ ہے۔ کہ نظام خلافت کو زمانہ حاضرہ کے تخیلات کے مطابق و موافق مرتب کیا جائے گا۔ اور اس جدید ترتیب سے مسلمانوں میں اتحادِ خیال پیدا ہو جائے گا۔ دیکھنا یہ ہے۔ کہ حکومت انگورا کی روز افزوں ذہنی خود مختاری کے باوجود ترکوں کی حیثیت اس تحریک میں کیا ہوگی۔ گمان غالب یہ ہے۔ کہ بہت زمانہ نہ گذرے گا۔ کہ ترک اس تحریک میں پیش پیش نظر آئیں گے ✦

بارسیلونا ۲۶ر مارچ۔ سالاگوں کے نرسنگ ہوم میں ایک ایسی عورت زیر علاج ہے۔ جس نے پانچ سال تک کچھ بھی نہیں کھایا۔ مریضہ علیہ برزنڈ ارزوپر ۱۹۲۰ء میں مرض ہسٹیریا میں مبتلا ہوئی۔ اور اس کے بعد اس کا دماغ خراب ہو گیا۔ ۱۹۲۱ء تک اسے صرف دودھ کی خوراک پر رکھا گیا۔ لیکن اس کے معدہ میں سوجن ہو جانے کے باعث اس علاج کو ترک کر دینا پڑا۔ اس وقت سے لے کر اب تک اسے ہر روز ٹانک (طاقت قائم رکھنے والی دوائی) کا انجکشن دیا جاتا رہا۔ بیماری کے آغاز میں اس کا وزن ۱۲ اسٹون ۳½ پونڈ تھا۔ لیکن اب اس کا وزن صرف ۵ سٹون ۲½ پونڈ رہ گیا ہے ✦

ہندوستان کی خبریں

دہلی میں قلعہ کے نیچے پن چکیوں پر متصل کلکتہ دروازہ عقب مندر باغیچی مادھو داس ایک بہت پرانی مسجد ہے۔ اور رضائم والی مسجد کے نام سے موسوم ہے۔ چند ہندوؤں نے اس مسجد پر قبضہ کرنا چاہا۔ اور اسے مندر کی شکل میں تبدیل کرنے کی سازش کی۔ چار ہندو مسجد میں پہنچے۔ اور انہوں نے مسجد کے مؤذن کو دھمکایا اور ڈرایا اور مسجد کے مٹکے توڑ دیئے دوسرے دن بھی ہندوؤں نے یہی کارروائی کی ہندوؤں کی اس دو دن کی مسلسل کارروائی کے بعد مؤذن کا پتہ نہیں چلا۔ نہیں کہا جا سکتا۔ کہ وہ خوف زدہ ہو کر کہیں بھاگ گیا ہے۔ یا وہ ہندوؤں کی مفسدانہ حرکات کا شکار ہو گیا۔ تیسرے دن ہندوؤں کی یہ مفسد جماعت پھر پہونچی۔ تو وہاں میدان صاف پاکر اصلی ارادے کی تکمیل کی تیاریوں میں مصروف ہو گئے۔ اس روز سب سے پہلے انہوں نے مسجد کی چٹائیوں، مٹکوں اور ٹب کو اٹھوا کر چرنجی پہلوان کے اکھاڑے میں پہونچا دیا۔ اس کے بعد مسجد کے آثار اور نقوش کو مٹا کر مندر کی شکل میں اسے منتقل کرنے کی خاطر تیز لوہے کے اوزار اور سیندور اور گھی اور ایک قسم کا سنہری مصالحہ اپنے ہمراہ لے کر پھر مسجد میں پہونچے۔ مسجد میں پہونچ کر اس کی دیواروں پر جہاں جہاں لفظ یا اللہ کندہ کیا ہوا تھا۔ اسے لوہے کے تیز اوزاروں یعنی چھینی اور ہتھوڑے سے مٹانا شروع کر دیا۔ چنانچہ تیرہ جگہ سے لفظ یا اللہ کے ابھرے ہوئے نقش سنگین کو مٹا دیا۔ جہاں جہاں سے لفظ یا اللہ کو انہوں نے مٹایا ہے۔ وہاں سیندور اور گھی مل دیا ہے۔ اور سجدہ گاہ امام پر دیوار کی جڑ میں ایک پتھر بطور مہادیو کے رکھ کر اس پر بھی سیندور اور گھی مل دیا ہے۔ اور محراب پر لفظ اوم لکھ دیا ہے۔ خفیہ تحقیقات سے پولیس کو ملزمین کے متعلق ایسی معلومات حاصل ہو گئیں۔ کہ وہ ان کو گرفتار کر سکے۔ چنانچہ ۲۶ر مارچ کو صبح کو جب ہندوؤں کی یہ معہود سازشی جماعت تانگہ پر آئی۔ اور مسجد کی طرف بڑھی۔ تو پولیس نے ان کو گرفتار کر لیا۔ اس میں ایک لڑکا اور تین جوان آدمی تھے جو مضبوط لاٹھیوں اور چھریوں سے مسلح تھے ✦

امرت سر ۲۵ر مارچ۔ بندے ماترم کا نامہ نگار رقمطراز ہے۔ کہ امرت سر کے سناتن دھرمیوں نے آریہ سماج کے نگر کیرتن (جلوس) میں مداخلت کی۔ اور اینٹیں برسائیں۔ جس سے بعض اشخاص کو چوٹیں آئیں۔ پولیس کے پہنچنے پر سناتن دھرمی رفوچکر ہو گئے ✦

کراچی ۲۶ر مارچ۔ مسلمانان کراچی نے محمد بن قاسم کی یاد میں یوم الفتح بڑے جوش سے منایا۔ تمام اسلامی درسگاہیں اس تقریب کے اعزاز میں بند رہیں۔ اکثر مساجد میں نماز جمعہ کے بعد دعائیں مانگی گئیں۔ اور محمد بن قاسم کے لئے فاتحہ خوانی کی گئی۔ جنہوں نے اسلام کا پہلا پیغام ہندوستان پہنچایا تھا۔ جمعیت تبلیغ الاسلام کے زیر اہتمام خالق دین ہال میں ایک جلسہ منعقد ہوا۔ شہزادہ میر ایوب خاں بیرسٹر صدر تھے۔ سندھ کے دیگر قصبوں میں بھی یوم الفتح منایا گیا۔ ایک ہفتہ وار اردو اخبار جاری کیا گیا ✦

سرکاری گزٹ میں اعلان ہو گیا ہے۔ کہ خان سعد الدین صاحب صوبہ سرحدی کے اڈیشنل جوڈیشنل مقرر ہو گئے ہیں ✦

بمبئی ۲۸ر مارچ۔ ٹائمس آف انڈیا کے بیان کے مطابق سابق مہاراجہ اندور براہ عزم یورپ کراچی روانہ ہو گئے ✦

(عبدالرحمٰن کشمیری قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپ کر مالکان کے لئے قادیان سے شائع کیا)